﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۶/اکتوبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۴۰

۷/رجب ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۶/اخاء ۱۳۷۹ ہجری شمسی

بہتر کام کے لئے دعا

حضرت ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی امر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

"اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ"

اے اللہ میرے لئے خیر مہیا فرما۔ اور میرے لئے بہتر امر کا انتخاب فرمادے۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ حضرت میاں اللہ بخش صاحب، حضرت محمد حمید الدین صاحب، حضرت حکیم احمد دین صاحب، حضرت میاں میراں بخش صاحب، حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب، حضرت قریشی امیر احمد صاحب، حضرت سردار کرم داد خان صاحب، حضرت شیخ میاں رحمت اللہ صاحب، حضرت میاں اللہ دتا صاحب اور حضرت حکیم نواب علی فاروقی صاحب رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا کا دلنشیں تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

(تیسری اور آخری قسط)

حضرت میاں اللہ بخش صاحب امرتسری

آپ ۱۱/جنوری ۱۸۸۱ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۸ء میں زیارت اور اپریل ۱۹۰۰ء میں بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے والد کا نام میاں محمد بخش تھا۔ آپ امرتسر کے رہنے والے تھے۔ آپ دینی کاموں میں پیش پیش رہنے والے اور غیرت دکھانے والے تھے اور دین کی خاطر ہر مشقت خوشی سے اپنے ذمہ لیتے تھے۔ تہجد ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور دعاؤں سے بہت شغف رکھتے تھے۔ اگرچہ آپؓ زیادہ صاحب علم نہ تھے مگر آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ جگر ماؤف ہونے سے امرتسر میں بیمار ہوئے۔ ملک مولا بخش صاحبؓ آپ کو اپنے پاس گورداسپور لے گئے اور خود ہومیوپیتھک علاج کیا جس سے اس قدر صحت یاب ہوگئے کہ سودا سلف بازار سے لے آتے تھے۔ لیکن یہ احساس کر کے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ علاج کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور اپنے علاج پر ہی اکتفا کیا گیا ہے میاں صاحب کی خواہش کے مطابق ایک حکیم کو بلایا گیا مگر اس کے علاج سے آپ کو تسلی نہ ہوئی۔ آپ ۱۹۲۰ء کے آخر میں ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ملک مولا بخش نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی خواہش کے مطابق گورداسپور کے قبرستان میں جہاں ملک

باقی اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں

دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے غیر معمولی عظمت رکھنے والے اعجازی واقعات کا روح پرور تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۲/ستمبر ۲۰۰۰ء)

لندن (۲۲/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج کے خطبہ میں بھی گزشتہ خطبات کے مضمون کے تسلسل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے متفرق نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے بعض مشکلات کے وقت حضور علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی اور حضور علیہ السلام کو دعا کے نتیجہ میں الہام کے ذریعہ آپ کی مشکلات دور ہونے کی اطلاع دی گئی اور پھر ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اسی طرح صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو ایک دفعہ خسرہ نکلا اور اس سے کھجلی کی شدید تکلیف تھی۔ دعا کے فوراً بعد آپ نے نظارہ دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہے جیسے جانور انہیں کاٹ رہے ہیں۔ ایک شخص نے کہا ان کو چادر میں باندھ کر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور جب بیداری میں دیکھا تو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو بالکل آرام آگیا تھا۔ اسی طرح حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی بیماری سے شفایابی کے لئے بھی دعا کے نتیجہ میں آپ کو قبل از وقت الہاماً اطلاع دی گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ کس طرح کپورتھلہ کی مسجد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے نتیجہ میں غیر معمولی حالات میں احمدیوں کو عطا ہوئی اور اس دوران کئی ایک نشان ظاہر ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اپنے صحابہ وصحابیات اور ان کے بچوں کے حق میں دعا کے نتیجہ میں مختلف بیماریوں اور تکلیفوں سے شفایابی کے نہایت روح پرور واقعات سنائے۔ ان میں حضرت خلیفہ اولؓ، حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ، حضرت میاں غلام محمد صاحبؓ، حضرت مولوی غلام نبی صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ اور حضرت میاں رحمت اللہ صاحبؓ کی ہمشیرہ کے واقعات شامل ہیں۔ حضرت چوہدری فضل محمد صاحبؓ کی آنکھوں پر پھنسیاں نکلتی رہتی تھیں حضور علیہ السلام نے ان کی درخواست پر اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا تو اس کے بعد سے کبھی آنکھیں دکھنے میں نہیں آئیں۔ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے صحابہ کی ملازمت کی مشکلات کے دور ہونے، مقدمات سے رہائی، ان کے دوستوں کی ہدایت یابی کے بھی واقعات حضور ایدہ اللہ نے سنائے۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعا کے متعلق ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆

صاحب کے بعض بچوں کی قبریں تھیں آپ کو دفن کیا گیا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ:

"حضرت صاحب جب امر تسر تشریف لے گئے تو حضرت شیخ نور احمد صاحب مالک پریس ریاض ہند کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ دوستوں نے عرض کی کہ حضور جگہ تنگ ہے۔ فرمایا دل تنگ نہ ہو، جگہ تنگ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ پھر عرض کی کہ حضور سجدہ نہیں ہوتا۔ فرمایا ایک دوسرے کی پیٹھوں پر کر لیا کرو۔ جب پہلا روز مناظرہ کا تھا تو عیسائیوں نے کوٹھی خوب سجائی ہوئی تھی اور فرش قالین اور کرسیوں سے خوب سجایا ہوا تھا۔ حضور علیہ السلام کے لئے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ پادری لوگ سڑک پر کوٹھی سے باہر تعظیم کے لئے کھڑے تھے۔ حضور علیہ السلام جس وقت تشریف لے گئے تو پادری بڑی تہذیب سے پیش آئے۔ حضورؑ نے ان کی پرواہ نہ کی۔ جب کوٹھی میں پہنچے تو حضور علیہ السلام نے فرش کو ہٹایا اور ۲۲ر مئی ۱۸۹۳ء کا دن تھا۔ پادریوں نے عرض کی کہ حضور کے واسطے کرسی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت میں کرسی نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مناظرہ مذہبی ہے۔ اس جگہ کرسی کی طلب نہیں ہو سکتی، یہاں کام شروع ہونا چاہئے۔ انہوں نے بہت اصرار کیا مگر حضور علیہ السلام نے منظور نہ کیا۔ کرسیاں اور قالین وغیرہ ہٹا دئے گئے۔ مناظرہ شروع ہو گیا۔ مناظرہ کے دوران میں حسین شاہ صاحب ہیڈ کانسٹیبل پانی پینے کے لئے کنویں پر گئے۔ وہاں کھانڈ اور آبخورے مٹی کے پڑے ہوئے تھے اور پادری لوگ جو پانی طلب کرتا اسے شربت بنا کر دیتے تھے۔ شیخ حامد علی صاحب نے سید حسین شاہ صاحب کو نصیحت کی کہ حضور علیہ السلام سے پہلے دریافت کر لو۔ حسین شاہ صاحب نے کہا کہ شیخ صاحب آپ ہی حضور سے دریافت کریں۔ شیخ حامد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ جو پانی پینے کنویں پر جاتا ہے اس کو کھانڈ ملتی ہے۔ حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ میں خون جگر پی رہا ہوں، آپ کھانڈ چاہتے ہیں۔ جس شخص کو شربت کی طلب ہو وہ پانی پئے۔ اور جس کو پانی کی طلب ہو وہ صبر کرے۔

میر غلام محمود صاحب رئیس اعظم، شیخ غلام حسین صاحب رئیس اعظم، مولوی یوسف شاہ ٹانک آنریری مجسٹریٹ اور مولوی غلام نبی برادر میاں اسد اللہ خان وکیل چاروں مناظرہ میں گئے اور خود تمام حالات دیکھے۔ میر غلام محمود صاحب آگے بڑھے اور جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہ بجے مناظرہ ختم کر کے باہر نکلے تو میر صاحب نے گاڑی پیش کی کہ حضور گاڑی پر تشریف رکھیں۔ فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ میر صاحب نے عرض کی کہ کیوں حضور؟ فرمایا ہمارے دوست ہمارے ساتھ ہیں یہ کہاں جائیں۔ ان کو چھوڑ کر میں نہیں جا سکتا۔ میر صاحب نے عرض کی کہ حضور گاڑی پر تشریف رکھیں۔ جو صاحب آپ کے ساتھ ہیں سب کے سب گاڑیوں پر سوار ہو کر جائیں گے۔ میر صاحب رئیس تھے انہوں نے آدمی بھیج کر گاڑیاں منگوا لیں اور تمام احباب کو گاڑیوں پر سوار کر کے مکان پر لے گئے۔ کھانے کا انتظام پہلے سے کیا ہوا تھا۔ باقی روز حضور علیہ السلام نے خود اور ساتھیوں نے وہیں گزارے۔ وہ چاروں رئیس آپ کے ساتھ ہو گئے۔ جس وقت مجلس مناظرہ ان چاروں نے دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ تو اسلام پر قربانی کر رہا ہے اور شہر کفر بک رہا ہے۔ یہ حضور کے ساتھ ہو گئے"۔

(روایت چوہدری اللہ بخشؓ آف امرتسر۔ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

ایک اور روایت میں آپ بیان کرتے ہیں کہ: غالباً ستمبر ۱۹۰۰ء میں مَیں اپنے والد صاحب کو بھی بیعت کرانے کے لئے لایا تھا۔ چند اور آدمی بھی ساتھ تھے۔ ان میں سے ایک شخص قاضی غلام محمد کشمیری بھی تھا۔ اسے مخالفین نے اس لئے بھیجا تھا کہ وہ حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف کچھ مواد جمع کر کے لے آئے۔ تاکہ ہم مخالفت میں ایک اشتہار شائع کریں۔ آتے ہی اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں آپ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا بہت اچھا۔ آپ یہاں ٹھہریں ہم جس وقت فارغ ہوئے آپ کے ساتھ قرآن شریف، سنتِ رسول اللہ ﷺ، حدیث اور عقلی دلائل کی بنا پر باتیں کریں گے۔ وہ شخص ایسا گھبرایا کہ دوسرے روز ہی کہنے لگا میں واپس جاتا ہوں۔ حضور نے فرمایا چند دن ٹھہر جاؤ۔ مگر وہ نہ ٹھہرا اور واپس چلا گیا۔ امر تسر جانے کے بعد مخالفین نے ایک اشتہار شائع کیا اور اسے کہا کہ دستخط کرو۔ اس نے ہر چند دستخط کرنے سے اجتناب کیا۔ مگر بالآخر کر ہی دئے۔ دستخط کرنے کے چند ہی روز بعد اس کے ہاتھ کو کوئی ایسی بیماری لگی کہ وہ ہاتھ ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گیا"۔ (روایت چوہدری اللہ بخشؓ آف امرتسر۔ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۸)

حضرت محمد حمید الدین صاحبؓ

ولد بابو فضل الدین صاحب سکنہ میکریاں ضلع ہوشیار پور

آپ کو ۴ر جنوری ۱۸۹۹ء میں بیعت کی توفیق ملی اور ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۷ء میں زیارت سے مشرف ہوئے۔

۱۹۰۷ء میں جب کہ کمترین کی عمر ۹ سال تھی کمترین مرض کالی کھانسی میں مبتلا ہو گیا۔ اس وقت کمترین کی سکونت اپنی خالہ صاحبہ کے پاس قادیان دارالامان میں تھی۔ کمترین روزانہ اپنی خالہ کے ہمراہ مغرب کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے دار المسیح میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ مرض نے اس قدر غلبہ کیا کہ پانی کا گھونٹ بھی اندر نہیں ٹھہرتا تھا۔ کھانا چھوٹ گیا اور کمترین لاغر ہو کر ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا۔ علاوہ دوسرے حکماء کے حضرت صاحب و حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ نے بھی علاج میں پوری پوری کوشش فرمائی مگر افاقہ نہ ہوا۔ میری خالہ صاحبہ کا نام برکت بی بی تھا دختر مولوی وزیر الدین صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خالہ صاحبہ کو فرمایا کہ چونکہ یہ مرض متعدی ہے اور دوسرے بچوں کو لگ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے اس کو یہاں نہ لایا کریں۔ جس پر میری خالہ نے دوائیوں سے تنگ آ کر مجھے کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کروں۔ چنانچہ مغرب کی نماز سے پیشتر جبکہ حضور اوپر والے صحن میں لیٹے ہوئے تھے حضور کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور اس وقت کی عمر کے لحاظ سے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں اپنی حالت اور بیماری کی شدت اور تکلیف کے متعلق عرض کر کے دعا کی درخواست کی۔

عروج اپنا مقدر ہے اور اُن کا زوال

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے موقع پر دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل تازہ منظوم کلام پڑھا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اس کا پس منظر یہ ہے کہ آج یہاں اللہ کے فضل سے پاکستان سے آئے ہوئے پنجابی اور پٹھان اور سندھی اور تھلوں کے غریب رہنے والے، اسی طرح بہت سے لوگ بڑے ذوق اور شوق سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں نے احمد فراز کی نظم کی تضمین لکھی ہے۔ وہ نظم اس قافیہ ردیف کی ہے 'بل کے دیکھتے ہیں، ڈھل کے دیکھتے ہیں'۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور احمد فراز میرے نزدیک ایک بہت عظیم عہد ساز شاعر ہیں۔ وہ جب فصاحت و بلاغت کے آسمان کو چھوتے ہیں تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح ان کی فکر میں یہ خیالات آئے۔ پس ان سے معذرت کے ساتھ اس نظم میں اگرچہ ایک ہلکا سا مزاح کا پہلو بھی ہے۔ لیکن در حقیقت مزاح نہیں یہ آپ سب لوگوں کے جذبات کی عکاسی کی گئی ہے"۔

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں

وہ جس کی بچے بھی کرتے ہیں پیشوائی روز
اور وہ اس کو شوق سے سنتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں

عجب مزا ہے جب اُردو کلاس ہوتی ہے
تو چھوٹے لڑکے بھی بلیوں اچھل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے پیار وہ کرتا ہے غم کے ماروں سے
تو ہم بھی درد کے قالب میں ڈھل کے دیکھتے ہیں

ہے ایم ٹی اے بڑا مقبول اس کو پنجابی
لگا کے اپنے گھروں پر دَبَل کے دیکھتے ہیں

جو غیر احمدی سندھی ہیں مُلّاں کے ڈر سے
وہ چھپ کے احمدی گوٹھوں میں چل کے دیکھتے ہیں

پٹھان مُلّا کو ہیں اپنے گھر ہی لے جاتے
اور اس کا چٹکیوں میں دل مسل کے دیکھتے ہیں

غریب تھل کے، دوکانوں میں ٹیلی ویژن کی
بڑی لگن، بڑی چاہت سے کھل کے دیکھتے ہیں

خدا کے فضلوں پر ہوتا ہے اپنا دل ٹھنڈا
تو مولوی ہمیں کیوں اتنا جل کے دیکھتے ہیں

عروج اپنا مقدر ہے اور ان کا زوال
یہ وہ اُبال ہے جس میں اُبل کے دیکھتے ہیں

ہمارے حال کے آئینے میں جھانکتے ہیں
تو اس میں اپنے زبوں حال، کل کے دیکھتے ہیں

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس احقر کی شفایابی کے لئے دعا فرمائی اور مرض بغیر مزید کسی علاج کے رفع ہو گئی۔ اور اس طور پر رفع ہوئی کہ اس کے بعد آج تک جبکہ کمترین کی عمر چالیس کو پہنچ رہی ہے پھر کبھی وہ مرض لاحق نہیں ہوئی"۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴)

حضرت حکیم احمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف شاہدرہ

آپؓ کو ۱۸۹۹ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ محمد حسین بٹالوی کے باہمی مقدمہ میں دھاریوال ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش ہونے کے لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے تو یہ بھی آپؑ کے ہمراہ تھے۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد اول صفحہ ۳۶)

آپ دسمبر ۱۹۳۸ء میں شاہدرہ میں نمونیہ سے بیمار ہوئے اور ۲۲ دسمبر کو وفات پاگئے۔ آپؓ کا جنازہ لاہور سے قادیان لے جایا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ (تلخیص از الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱ کالم ۱)

آپ بیان فرماتے ہیں کہ:

"۱۹۰۰ء کے بعد قریب زمانہ کا ذکر ہے کہ جب جلسہ سالانہ اس مکان میں ہوا تھا جو مہمان خانہ جدید کے طور پر نیا بنوایا گیا تھا اور اس کا وقوع مبارک مسجد کے نیچے سے جو گلی مسجد اقصیٰ کو جاتی ہے مسجد مبارک کے نیچے سے گزر کر آگے دائیں طرف ہے۔ اس مکان کی جانب جنوب مسجد اقصیٰ والی گلی ہے اور اس کے شرق کی طرف قصر خلافت والی گلی ہے جس کے کونے والے حصہ میں مولوی محمد احسن صاحب بھی کچھ عرصہ رہتے رہے ہیں۔ اس جلسہ پر جمعہ کے روز حضرت اقدس نے وعظ فرمایا۔ وہ اس قدر لمبا ہو گیا کہ ایک بج گیا۔ جب حضور نے وعظ ختم کیا تو گھڑی کو دیکھ کر حضور نے فرمایا کہ ایک بج گیا ہے اور ابھی مہمانوں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔ اس لئے مولوی نورالدین صاحب کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ خطبہ جمعہ بالکل مختصر اور قرأت میں بھی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر جمعہ کرادیں تاکہ لوگ کھانا کھالیں۔ لوگ یہ سن کر کچھ تذبذب سے ہو گئے۔ بھوک ایک طرف پیٹ میں گدگدیاں کر رہی تھی۔ دوسری طرف حضور کا ارشاد تھا۔ اس تذبذب کو حضرت اقدس نے محسوس کر لیا اور فوراً ہی حکم دیا کہ اول طعام بعد کلام۔ اس پر عمل کر لو، پہلے روٹی کھالو پھر جمعہ ہوگا۔ تمام احمدی حاضرین نہایت خوشی سے طعام کی طرف دوڑ گئے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ کس قدر حضور کو اپنے مریدوں کے جذبات و احساسات کی قدر ہے۔

(روایات حکیم احمد الدین صاحب لاہور۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۳۷، ۳۸)

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ:

"۱۹۰۰ء کے لگ بھگ کا ذکر ہے کہ حضرت اقدس اور مولوی محمد حسین بٹالوی کا باہمی مقدمہ تھا اور دھاریوال میں ڈپٹی آیا ہوا تھا اور وہیں تاریخ مقدمہ پر حضرت صاحب تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہمراہ ایک عاجز یہ تھا، دوسرے سیٹھ اسماعیل آدم تھے اور سات آٹھ اور احمدی تھے جن کے نام میں نہیں جانتا۔ حضرت اقدس پالکی میں تھے اور سیٹھ صاحب پرانے فیشن کے یکہ پر۔ جو حضرت صاحب نے خاص طور پر سیٹھ صاحب کے لئے منگوایا تھا۔ باقی ہم سب پیادہ ساتھ چلتے تھے۔ سیٹھ صاحب نے عذر کیا کہ میں ساری عمر میں ایک ہی دفعہ یکہ میں سوار ہوا ہوں اور اس روز یکہ سے گر پڑا تھا لہذا یکہ پر میں سواری نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس نے فرمایا میں یکہ پر سوار ہو جاتا ہوں اور آپ پالکی پر سوار ہو جائیں لیکن سیٹھ صاحب نے کہا کہ یہ ترکِ ادب ہے اور میں یہ جرأت بالکل نہیں کر سکتا۔ آخر سیٹھ صاحب یکہ پر سوار ہو گئے۔ راستہ میں جا کر یکہ سے گر پڑے۔ حضرت اقدس کو پتہ لگا تو آپ پالکی سے اتر کر دوڑتے ہوئے پہنچے۔ ضربات کے متعلق دریافت فرمایا اور بہت اصرار سے فرمایا کہ سیٹھ صاحب آپ ضرور پالکی پر بیٹھ جائیں مگر سیٹھ صاحب نے بھی سخت انکار کیا اور پیدل چلنے پر رضامند ہو گئے مگر حضرت اقدسؑ نے فرمایا اگر آپ پالکی میں بالکل نہیں بیٹھنا چاہتے تو پھر اس یکہ پر سوار ہو جائیں۔ آپ بھاری بھر کم ہیں آپ سے چلا نہیں جائے گا۔ آخر سیٹھ صاحب پھر یکہ پر بیٹھ گئے اور حضرت اقدس نے ہم چار آدمیوں کو یکہ کے ارد گرد متعین فرمادیا کہ سیٹھ صاحب کی حفاظت میں رہو کہ یہ گرنے نہ پائیں۔ چنانچہ ہم چاروں ہمرکاب رہے۔ راستہ میں ایک گاؤں آیا جس کی مالکہ ایک سکھ عورت تھی۔ اس گاؤں کا نام یاد نہیں رہا۔ گاؤں کے ساتھ ہی کنواں تھا اور کنویں کے ساتھ ہی ایک مکان تھا جو کہ مسافروں کے لئے تھا۔ حضرت اقدسؑ کے حکم سے ہم وہاں ٹھہر گئے تاکہ نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی جائیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کی اقتدا میں ہم نے ظہر و عصر کی دوگانہ نمازیں ادا کیں۔ کیونکہ ہمارے ساتھ کوئی مولوی صاحب موجود نہ تھے۔ تمام مولوی صاحب مع حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور گاؤں میں پہلے پہنچ چکے ہوئے تھے جہاں احمدی جماعت بھی تھی۔ اور وہاں شب باشی کا انتظام تھا اور وہ گاؤں اس سکھوں کے گاؤں سے تقریباً میل دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ حضرت اقدس کا ارادہ تھا کہ نماز ادا کر کے پھر اس گاؤں میں پہنچ جائیں گے مگر اس گاؤں کی مالکہ نے جب حضرت اقدس کی آمد کا سنا تو اس نے اپنے ایک کار مختار کو بھیجا جو کہ مسلمان تھا۔ اس نے آکر ہم سب کو کھانڈ کا شربت پلایا اور حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ سردارنی کہتی ہے آپ اس جگہ شب باش ہوں اور طعام و قیام کا انتظام میرا ہوگا۔ حضرت اقدسؑ نے عذر فرمایا کہ کل تاریخ ہے اور آج کا انتظام فلاں گاؤں میں کر رکھا ہے اس لئے مجبوری ہے ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔ وہ مختار چلا گیا اور پھر فوراً واپس آیا کہ سردارنی بہت آزردہ خاطر ہو کر عرض کرتی ہے کہ میرا دل آپ نے توڑ دیا ہے اس لئے کہ میں عورت ہوں اور بیوہ ہوں۔ ہمارے خاندان اور آپ کے خاندان میں آپس میں ہر طرح کے تعلقات تھے۔ تنبول وغیرہ اور باہمی شادیوں اور غموں میں شرکت کیا کرتے تھے۔ اگر آج ہمارے سردار زندہ ہوتے تو کیا آپ اس دعوت سے انکار کر سکتے تھے۔ یہ باتیں سن کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا ہم یہیں شب باش ہو جاتے ہیں اور احمدیوں کے گاؤں کی طرف آدمی بھیج دیا کہ مولوی صاحبان اور وکیل صاحبان یہاں چلے آویں اور باقی احمدی وہیں رہیں۔ چنانچہ وہ سب رات کو آگئے اور حضرت اقدس نے ساری رات قریباً کاغذات متعلقہ مقدمہ کی دیکھ بھال میں مع وکلاء و مولوی صاحبان جاگتے بسر کی اور صبح دھاریوال پہنچ گئے اور مقدمہ کی تاریخ بھگتی۔

جب ہم ظہر و عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اور سردارنی کی طرف سے شربت ہمیں پلایا گیا تھا تو اس وقت کوئی پانچ بجے کا وقت ہوگا ہم میں سے بعض نے شربت پینے سے عذر کیا کہ ہم روزہ سے ہیں کیونکہ وہ دن ماہ رمضان کے تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا سفر میں روزہ جائز نہیں آپ نے کیوں روزہ رکھا۔ جس پر سب روزہ داروں نے عذر کیا کہ ہمیں علم نہ تھا۔ پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ روزہ چھوڑ دو اور شربت پی لو۔ یہ کوئی روزہ نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اب تو دن قریب الغروب ہے اب روزہ اختتام تک پہنچا دینا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا پھر بھی آپ کو روزہ تو رکھنا ہی پڑے گا کیونکہ فرض روزہ وہی ہوگا۔ یہ کلمہ سنتے ہی ہم سب روزہ داروں نے روزہ چھوڑ کر شربت پی لیا"۔

(روایت حکیم احمد الدین صاحب لاہور۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۳۵ تا ۳۷)

روایات حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ ٹیلر ماسٹر
ولد میاں شرف الدین صاحب سکنہ گوجرانوالہ

آپ کا سن پیدائش اندازاً ۱۸۶۹ء ہے۔ بیعت کی سعادت تقریباً ۱۹۰۰ء میں ملی۔ آپؓ فرماتے ہیں:- "بیعت کی تحریک اس طرح پیدا ہوئی تھی کہ ہمارے بھائی غلام رسول صاحب ہم سے پہلے احمدی ہو چکے تھے مگر اَن پڑھ تھے۔ میں جب دکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستہ میں ان سے ملا کرتا تھا۔ ان کے ساتھ سلسلہ کی باتیں بھی ہوتی تھیں۔ میں چونکہ مخالف تھا اس لئے ان کو جھوٹا کہا کرتا تھا لیکن جب گھر آکر سوچتا تو نفس کہتا کہ گو یہ اَن پڑھ ہے مگر اس کی باتیں لاجواب ہیں۔ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے جو میں نے پڑھے۔ ان کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس پر میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں اپنی چارپائی سے اٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں۔ مگر دیکھتا ہوں کہ باری کھلی ہے۔ میں حیران ہوا کہ آج باری کیوں کھلی ہے۔ میں جب باری کی طرف گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں کتاب لئے پڑھ رہے ہیں۔ میں نے سوال کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے اور ہم تمہارے لئے لائے ہیں۔ جب انہوں نے کتاب دی تو میں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تختی کی کتاب ہے۔ میں نے ان کے ٹریکٹ دیکھے ہیں وہ بڑی تختی کے ہوتے ہیں۔ وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب چھوٹی تختی کی چھپوائی تھی۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے خیال کیا کہ شاید رات کو میں دعا کر کے ان خیالات میں سویا تھا۔ یہ ان کا ہی اثر ہوگا۔ مگر جب میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا یہ کونسی کتاب ہے جو پڑھ رہے ہو۔ میاں غلام رسول صاحب نے اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے۔ یہ کتاب آپ کے لئے ہی میں لایا ہوں، یہ آپ لے لیں۔ میں نے کتاب کو دیکھ کر کہا کہ یہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔ اس پر میں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور اپنے دل سے سوال کیا کہ کیا اب بھی تمہیں کوئی شک و شبہ باقی ہے۔ میرے دل نے جواب دیا کہ اب کوئی شبہ باقی نہیں رہا اس لئے میں نے بیعت کا خط لکھ دیا"۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۰۔ صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۸)

آپؓ مزید بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ قادیان میں میری موجودگی میں ایک عیسائی لڑکا آیا جس نے کاغذ پر کچھ سوالات لکھے ہوئے تھے اور اس نے دل میں یہ سوچا تھا کہ اگر حضورؑ نے سوال سنے بغیر جواب دے دیئے تو میں آپؑ کو سچا سمجھ لوں گا۔ چنانچہ حضورؑ سیر کے لئے گئے تو ایک تقریر فرمائی جس میں اس لڑکے کے تمام سوالوں کا جواب تھا۔ اس پر اس لڑکے نے مسجد اقصیٰ میں میری موجودگی میں یہ بیان دیا کہ میرے تمام سوالوں کا جواب حضرت اقدسؑ کی تقریر میں آگیا ہے۔

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحبؓ
ولد نبی بخش صاحب سکنہ بیجا تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ

آپ کو اگست ۱۹۰۰ء میں بیعت اور فروری ۱۹۰۰ء میں زیارت کی سعادت عطا ہوئی۔ شروع ستمبر ۱۸۹۷ء کو میں مشرقی افریقہ سرکاری طور پر گوالیار جہاز پر جا رہا تھا۔ حسن اتفاق سے اسی جہاز میں جناب ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم برادر حافظ روشن علی صاحب مرحوم سفر کر رہے تھے۔ وہ میرے میڈیکل سکول لاہور سے واقف تھے۔ اب وہ احمدی ہو چکے تھے۔ بوجہ سابقہ تعارف احمدیت کے متعلق اثناء سفر جہاز میں بے تکلف گفتگو ہوتی رہی۔ میں اپنے شکوک و اعتراض پیش کرتا تھا وہ نہایت اخلاق و محبت سے قرآن مجید اور حدیث سے نقلی اور عقلی دلائل دے کر مجھے مطمئن کر دیتے تھے۔ ہمارا جہاز اٹھارہ یوم میں ممباسہ پہنچا۔ اس اثناء میں میرے تمام شکوک و اعتراض صاف ہو گئے اور اتفاق حسنہ سے دو ماہ تک ان کے ساتھ ہی رہا اور ان کے ساتھ ہی نماز پڑھتا تھا۔ میرے لئے احمدیت کی نماز بالکل نئی تھی۔ میرے پاس حضرت رفیع الدین مرحوم کا مترجم قرآن شریف تھا لہذا اس کی تلاوت یہ مد نظر رکھ کر شروع کی کہ آیا حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا

فوت ہوگئے۔ایک ہی دور میں میری تسلی ہوگئی کہ فوت ہوگئے ہیں۔پھر خیال آیا کہ کیا خدا مردہ کو زندہ نہیں کر سکتا؟ پس یہ مدنظر رکھ کر پھر قرآن مجید کا دور کیا جس سے تسلی ہوگئی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ہاں مردہ دل (کفار) یا مایوس مریض زندہ ہوسکتے ہیں۔پس میں پکا اور سچا احمدی ہوگیا......

اسی اثناء میں کئی مبشر خواب اور آپ کی صداقت کے متعلق اور زیارت حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ ہوئی مگر بیعت کے بارے میں یہی سمجھتا رہا کہ اب میں احمدی ہوں تحریر کی کیا ضرورت ہے مگر اگست ۱۹۰۰ء میں اخبار الحکم میں مرزا یعقوب بیگ نے اپنے بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی وفات کے بعد حالات لکھے جس سے متاثر ہو کر میں نے اسی وقت ایک خط بیعت حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا جس کے جواب میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحومؓ کا خط منظوری بیعت کا آیا اس کا آخری فقرہ یہ تھا کہ "اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"۔

آخر ۱۹۰۳ء کے آخر پر میں واپس ہندوستان آیا اور نومبر ۱۹۰۳ء میں مع اہلیہ قادیان آیا اور پورا ایک سال قادیان میں مقیم رہ کر ازدیاد ایمان و معرفت حاصل کیا۔ان ایام میں مولوی کرم دین بھیں کا مقدمہ گورداسپور میں تھا۔جب حضور تاریخ پیشی پر تشریف لے جاتے میں بھی ہمراہ جاتا۔دوران قیام قادیان میں بہت سے معجزات مشاہدہ کئے میں وہی باتیں جو حضور اقدس سے بلاواسطہ سنیں اپنے الفاظ میں اس کا مفہوم بیان کروں گا۔انشاء اللہ تعالیٰ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ سچ عرض کروں گا۔

۸/اکتوبر ۱۹۰۴ء گورداسپور میں جب کرم دین کو پچاس اور ایڈیٹر سراج الاخبار کو چالیس روپے جرمانہ کا حکم مجسٹریٹ نے سنایا تو حضرت اقدس کی باری آئی قبل ازیں کہ مجسٹریٹ بلائے۔حضور مجھ سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے کہ عدالت عالیہ سے تو ہماری بریت ہی ہے اتنے میں حضور مجسٹریٹ کے بلانے سے کچہری میں حکم سننے کے لئے تشریف لے گئے۔مجسٹریٹ نے پانچ سو اور دو سو روپے حکیم صاحب کو جرمانے کا حکم سنایا۔ایک ہزار کا نوٹ دے کر تین صد واپس لے لیا۔اسی وقت خواجہ صاحب نے کہا کہ آپ نے فیصلہ کیا خاک کیا۔یعنی کرم دین کو جھوٹا سمجھ کر جرمانہ کیا اور ادھر حضور کو جھوٹا کہنے پر جرمانہ کردیا۔یہ امانت ہے یعنی جرمانہ کا روپیہ کیونکہ مجسٹریٹ خزانہ کا افسر بھی تھا ایسا ہی ہوا۔چند ہفتہ کے بعد کمشنر امرتسر نے حضور کو بری کردیا۔

آپ مزید بیان فرماتے ہیں: انتقال مقدمہ کرم دین کے لئے ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور ہائی کورٹ لاہور میں درخواست نامنظور ہوئی تمام احباب کو سخت کرب اور رنج تھا کہ اب پھر چندو لال مجسٹریٹ کے پیش ہونا ہے خدا معلوم کیا کرے گا۔پیشی پر سب احباب گئے۔حضور بیمار ہوگئے۔سول سرجن نے تصدیق کی، آپ آرام کریں پیشی میں جانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔حضور قادیان واپس آگئے۔دوسرے دن چندو لال بہت چیں بجبیں ہوا۔سرٹیفکیٹ پیش کردیا گیا۔اس نے تاریخ دے دی مگر اس تاریخ سے پہلے ہی اس کا تنزل ہو کر ملتان کا تبادلہ ہوگیا اس طرح یہ معجزہ دیکھ کر سب کے ایمان میں ازدیادی ہوئی۔

آپ بیان فرماتے ہیں: حضور اکثر دوسرے امام کے پیچھے ہی نماز پڑھا کرتے تھے مگر خوش قسمتی سے ایک دن ظہر اور عصر کی نماز گورداسپور جمع کر کے خود امام بن کر پڑھائی جس میں مَیں بھی شامل تھا۔نماز نہایت سوز و گداز سے ادا کی گئی جس کی لذت اب تک بھی نہیں بھولی۔اس نماز میں ہم پچیس احباب شامل تھے۔

نومبر ۱۹۰۳ء سے اکتوبر ۱۹۰۴ء تک قیام قادیان رہا۔گو ملازمت کا سلسلہ ٹوٹ گیا مگر الحمدللہ کہ اب میں بار بار اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ حضور کی صحبت میں وقت گزارا۔گو پنشن میں مجھے کچھ نقصان ہوا مگر وہ قادر مطلق محض اپنے فضل سے اس کو ہمیشہ دیگر ذرائع سے پورا کردیتا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے خاتمہ بالخیر کرے۔آمین ثم آمین

بیعت کے اسی وقت مولوی عبدالکریمؓ سے پوچھا کہ کوئی وظیفہ بتایئے۔فرمایا قادیان میں بار بار آؤ۔معاً یہاں مکان بنانے کا ارادہ کرلیا۔۱۹۰۴ء فروری میں مدرسہ احمدیہ کی شمالی جانب کی قطار ایک ہزار میں خرید لی۔۱۹۰۶ء فروری میں الوصیت کے شائع ہوتے ہی یہ مکانات وصیت میں دے دئے۔الحمدللہ

ایک دفعہ حضور نے فرمایا: "غلام غوث ثقہ آدمی ہے"۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دوست نے حضور سے سوال کیا کہ جنوں کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔فرمایا "یہ ہمارے راستے میں نہیں ہیں"۔ایسا ہی قبر میں سوال و جواب منکر نکیر کے بارہ میں فرمایا کہ قرآن و حدیث میں جو بیان ہوا ہے اس پر ایمان لانا چاہئے۔باقی تفصیلات کو بحوالہ خدا کرنا چاہئے۔یہ ایسا ہی سوال ہے جیسے کوئی آنکھ سے ذائقہ اور زبان سے دیکھنا چاہے۔اس کی کنہہ تک پہنچنا انسان کا کام نہیں ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۲۱ تا ۲۸)

حضرت قریشی امیر احمد صاحبؓ
ابن قریشی حکیم سردار محمد صاحب سکنہ بھیرہ، میانی ضلع شاہ پور

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتہ داروں میں سے تھے ۱۹۰۱ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور حضورؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔حقیقۃ الوحی میں حضور نے اپنی ایک وحی الٰہی "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی......" کا تذکرہ نشان نمبر سات کے تحت فرمایا ہے اور اس کے گواہان کے طور پر تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۵۵ پر حضور علیہ السلام نے جن احباب کے نام درج فرمائے ہیں ان میں قریشی امیر احمد صاحب کا نام بھی شامل ہے۔آپ کے پسماندگان میں آپ کے بیٹے ڈاکٹر قریشی عبداللہ صاحب لاہور میں ہیں۔حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ آپؓ کے داماد تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: حضور کے گھر میں ایک مائی تابی ہوا کرتی تھی۔وہ بہت ضعیف العمر تھیں۔انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں آکر کہا کہ حضرت صاحب جی! میرا سر بہت کمزور ہوگیا ہے تو حضور نے اسی وقت ان کو بادام اور مصری دی اور فرمایا کہ شیرہ بنوا کر پیا کرو۔

حضورؑ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو کسی دوست نے عرض کیا کہ حضور گورنمنٹ نے چوہے پکڑوانے کے واسطے پنجرے بنوائے ہیں اور لوگوں کو گھروں میں تقسیم کئے جارہے ہیں تاکہ چوہے مرجائیں تو طاعون دور ہوجائے۔تو حضور نے فرمایا کہ گورنمنٹ لاکھوں پنجرے بنوائے اور لاکھوں روپے خرچ کرے جب تک ان لوگوں کے دلوں کے چوہے نہ مریں گے طاعون دور نہیں ہوسکتی۔

ایک بار صبح کے وقت حضور نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ زلزلہ آیا اور بارش ہوئی۔حضورؑ مبارک کی زبان مبارک سے یہ الفاظ میں نے بھی سنے تھے۔چنانچہ اسی دن زلزلہ آیا اور بارش بھی ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ جن لوگوں نے میری زبان سے یہ الفاظ سنے تھے ان کی گواہیاں لکھ لی جائیں۔چنانچہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ گواہی لکھ لی اور حضور کی خدمت میں جاکر پیش کی۔چنانچہ میری گواہی کو بھی حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے۔

حضرت سردار کرم داد خان صاحبؓ
ابن ولی داد خان، ساکن جمالی بلوچاں ضلع شاہ پور

آپ کو ۱۹۰۲ء میں زیارت و بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا۔وہ اس طرح کہ ایک سڑک ہے اس پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ مل کر ٹہلتے آرہے ہیں۔بندہ سامنے سے آرہا ہے۔حضرت محمد ﷺ بندہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں (انگلی کا اشارہ کر کے) کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔یہ خدا کی طرف سے ہے یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا۔جب میں نے ۱۹۰۲ء میں بمقام قادیان دارالامان میں جبکہ چھوٹی مسجد ہوا کرتی تھی بیعت کی تو اُسی حلیہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو پایا جس میں میں نے دیکھا تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۲۰۱)

حضرت شیخ میاں رحمت اللہ صاحب ابن شیخ جھنڈا صاحب

آپ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے۔۱۹۰۲ء میں بیعت کی جبکہ آپؓ کی عمر ۲۶ سال تھی۔آپ کے والد شیخ جھنڈا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعویٰ سے قبل چھ سال تک طب پڑھی تھی۔

آپ کا خاندان ہجرت کے بعد فیصل آباد میں آباد ہوا۔سب بیٹے بہت کامیاب تاجر ہیں اور بیٹیاں بھی شادی شدہ اور خوشحال ہیں۔

آپ کی روایات میں اس زمانہ کے ایک مشہور قحط کا دلچسپ ذکر ملتا ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا سارا زیور بیچ کر گندم منگوالی تھی تاکہ کوئی بھوکا نہ رہے مگر اس کے باوجود بہت جلد غلہ ختم ہوگیا۔

آپؓ فرماتے ہیں: بیکانیر اجڑ کر ہمارے ملک میں آگیا اور روٹی روٹی کی آواز ہر طرف سے آیا کرتی تھی۔حضور نے حکم دیا کہ لنگر میں ہر وقت آٹا پکتا رہے اور روٹی تیار رہے۔میاں نجم الدین صاحب کو فرمایا کہ روٹی مانگنے والے کو روٹی دی جاوے اور کوئی بھی خالی نہ جائے۔چند روز میں غلہ ختم ہوگیا۔پھر حضورؑ نے تقریر فرمائی جس کے الفاظ یہ تھے کہ: "یہ وقتی بات ہے ہمیشہ نہ ایسی قربانی کرنی پڑتی ہے نہ ایسا اجر ملا کرتا ہے۔یہ مومنوں کے لئے خاص دن ہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے۔اللہ تعالیٰ دوستوں کو توفیق دے"۔اس تقریر پر کچھ روپیہ اکٹھا ہوگیا اور کچھ باہر سے آیا اور غلہ خرید کیا گیا۔غرض اسی طرح سلسلہ قحط کے دنوں میں جاری رہا۔(رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۷۴،۷۵)

حضرت میاں اللہ دتا صاحبؓ
ولد میاں جمال الدین صاحب جنجوعہ سکنہ ترگڑی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

آپؓ فرماتے ہیں کہ میری بیعت اس وقت کی ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کے مقدمہ پر جہلم تشریف لے جاتے تھے۔

مزید بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور احمدیہ بلڈنگ میں تشریف رکھتے تھے تو میں مسمی اللہ دتا اور غلام حیدر موچی دونوں کی خواہش ہوئی کہ آپ کو ملیں مگر رستہ نہ ملنے کے باعث میں نے اس کو اٹھالیا اور کھڑکی بہ کھڑکی ہم اس کھڑکی تک پہنچے کہ جو اندر داخل ہونے کی کھڑکی تھی تو جب غلام حیدر اندر جانے لگا تو اندر جو آدمی تھا اس نے کہا کہ بھائی کسی راستہ سے اندر آؤ۔حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کوئی گاؤں کا آدمی ہے۔بڑی محنت سے اندر آیا ہے اس کو مت روکو، آنے دو۔اس پر وہ اندر داخل ہوگیا۔(رجسٹر روایات نمبر ۱۲ صفحہ ۱۳۲)

حضرت حکیم نواب علی صاحب فاروقیؓ

آپ کے بھتیجے مکرم میاں محمد نذیر صاحب فاروقی ضلعدار نہر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا تو والد صاحب قبلہ نے جو حکیم

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اے میرے رب! میری جدوجہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان وشوکت اور رونق وشادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۲۵/اگست ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۵/ظہور ۱۳۷۹ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ منہائم۔(جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ .قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔(النمل:۶۳)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ دعاؤں کا مضمون یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون جاری ہے اور آئندہ بھی کئی خطبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مضمون پر ہی مشتمل ہونگے۔

پہلی آنحضرت ﷺ کے بارہ میں ایک دعا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ سَلَامًا لَا يُغَادِرُ بَرَكَةً مِنْ بَرَكَاتِكَ وَسَوِّدْ وُجُوْهَ اَعْدَاءِهٖ بِتَائِيْدَاتِكَ وَاٰيَاتِكَ۔

ترجمہ اس کا یہ ہے: اے اللہ تو اس پر (یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ پر) دُرود و سلام بھیج اس طرح کہ تیری برکات میں سے کوئی برکت باقی نہ رہ جائے اور اپنی تائیدات اور نشانات کے ساتھ اس کے دشمنوں کے چہروں کو سیاہ کر۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۲۶)

ایک عربی دعائیہ عبارت کا اردو ترجمہ پیش کرتا ہوں:

"پس ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حقائقِ ایمان عطا کرے اور عرفان کی سرزمین ہمارا وطن بنادے"۔ دل ہی دل میں سننے والے آمین کہتے رہیں اونچی آواز سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

"ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حقائق ایمان عطا کرے اور عرفان کی سرزمین ہمارا وطن بنادے۔ اور دلوں کے انوار کے ذریعہ جنت کا نظارہ کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ اور ہمیں اطاعت کی سواری پر سوار کرے تاکہ ہم ربّ رحمان کی رضا کی بستیوں میں سیر کریں اور حضرت (احدیت) میں خیمہ زن ہوں اور اپنے وطنوں سے بے فکر ہو جائیں۔ اور ہم رضائے مولیٰ کی خاطر غازی بن کر منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوں اور اس کی طرف بھاگیں جو سب سے زیادہ مناسب اور اولیٰ ہے اور عرفان کی راہوں کو طے کریں اور رحمٰن کی محبت کی گلیوں میں تیز تیز چلیں۔ اور اُسی نبی خاتم النبیین کی اتباع کرتے ہوئے شیطانوں کے حملہ سے بچنے کے لئے پختہ قلعوں اور شاندار محلات میں پناہ لیں۔ اے میرے اللہ، پس تُو اس (نبی) پر قیامت کے دن تک اپنی رحمت اور سلامتی بھیج اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

(سرّ الخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۱۵)

ایک اور عربی دعائیہ کلام کا ترجمہ یوں ہے:

اے میرے ربّ! اے کمزور اور مجبوروں کے ربّ! کیا مَیں تیری طرف سے نہیں ہوں؟ بتا! اور یقیناً تُو سب بتانے والوں سے بہتر بتانے والا ہے۔ لعنت اور تکفیر بہت بڑھ گئی ہے اور دھوکہ دہی کی طرف مجھے منسوب کیا گیا ہے۔ اے قدیر خدا! تُو نے سب کچھ دیکھا اور سنا۔ پس تُو ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے۔ نیز مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ آسمان سے نصرت نازل فرما اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی دستگیری فرما۔ اور کافروں پر اپنا عذاب نازل فرما۔ مَیں ذلیلوں کی طرح قوم کی طرف سے دھتکارا گیا ہوں اور موردِ ملامت ہوں۔ پس تُو ہماری مدد فرما جس طرح تُو نے بدر کے روز اپنے رسولؐ کی مدد فرمائی تھی۔ اور اے سب سے بڑھ کر حفاظت کرنے والے! تُو ہماری حفاظت فرما۔ تُو ربّ رحیم ہے۔ تُو نے رحمت اپنے اوپر فرض کر چھوڑی ہے۔ پس اُس میں سے ہمیں حصہ عطا فرما۔ اپنی نصرت دکھا اور ہم پر رجوع برحمت ہو اور تُو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے ربّ ان کے مقاصد سے مجھے نجات بخش"۔ یعنی دشمنوں کے مقاصد سے مجھے نجات بخش۔ اور جو وہ چاہتے ہیں اس سے مجھے بچا اور مجھے مدد یافتگان میں داخل فرمادے۔

"اے میرے ربّ! میرے کرب کو دور فرما اور میرا لوٹنا بہترین لوٹنا بنادے"۔ یعنی اپنے رب کی طرف لوٹنا۔" اور میری انتہائی مرادیں مجھے عطا فرما۔ مجھے خوشی کے دن دکھا۔ اے میرے ربّ! تُو میرا ہو جا، اے میرے غم اور میرے مقصد کو جاننے والے! مجھے پاک صاف کر اور مجھے عافیت عطا فرما۔ اے کمزوروں کے خدا! ہر دروغ گو نے مجھے جھٹلا دیا ہے اور ہر جہالت کے اسیر نے میری تکفیر کی ہے۔ میرے پاس کوئی حیلہ نہیں سوائے اس کے کہ تیرے در پر حاضر ہوں اور تیری مدد اور نصرت طلب کروں اے حاجات کے پورا کرنے والے۔ تاکہ تُو میرا ادن واپس لوٹادے بعد اس کے کہ میرا سورج مائل بہ غروب ہو گیا ہے اور دل دکھوں کی وجہ سے تنگ آچکا ہے۔ اور اللہ کی قسم میری یہ آہ و زاری خوشیوں اور ناز و نعم کے دن ختم ہو جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس پر دشمنوں نے ہلہ بول دیا ہے اور جس کے سورج غروب ہو گئے ہیں اور اندھیری رات لمبی ہو گئی ہے۔ اسلام کے فرقوں میں ظلمت چھاگئی ہے اور خیر الانام کی امت میں تفرقہ ظاہر ہو گیا ہے۔ جہاں تک کفار اور کمینوں کے گروہوں کا تعلق ہے تو وہ محبت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اور دوسری حسرت یہ ہے کہ ہم میں علماء، فقہاء اور اولیاء بھی ہیں مگر وہ سب کے سب خراب ہو گئے ہیں اور بلاء نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔ اِلّاماشاءاللہ۔

پس اے میرے ربّ! رحم کر اور ہماری دعا ہماری طرف سے قبول فرما۔ تیرے ہی حضور شکوہ ہے اور تیرے حضور ہی التجا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ہی دین کے عَلَم ہیں اور شرع متین کے عمائد ہیں، مگر مَیں اُن میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں پاتا جو ایسی زبان رکھتا ہو جو جرأت رکھتی ہے اور ہمارے نبی کے دین کی پیار کرنے والے دوست کی طرح خادم ہو۔ بلکہ وہ تو شہوات اور خواہشات اور دعویٰ بازی اور ریاکاری میں گرے پڑے ہیں۔ مَیں ان میں اکثر کو نہیں پاتا مگر فاسق۔ مَیں اپنے زمانہ ماموریت کی ابتداء میں خیال کرتا تھا کہ یہ سب یا ان میں سے اکثر میرے مددگار ہوں گے مگر انہوں نے ابتلاء کے وقت پیٹھ پھیر لی اور ایسا ہونا حضرت کبریاء کی طرف سے فیصلہ شدہ تقدیر تھی۔ پس اب مَیں اس شخص

کی طرح اکیلے چھوڑ دیا گیا ہوں جو جنگل میں رات بسر کرتا ہے یا اس شخص کی طرح جو اونٹوں والوں میں یا صحراء نشینوں میں جا بیٹھتا ہے۔ پس اب میرے پاس کوئی حیلہ نہیں رہا۔ میری طاقت کمزور پڑ گئی ہے اور میری کمزوری میری قوم اور میرے قبیلہ پر ظاہر ہو گئی ہے۔ کوئی طاقت نہیں (بدی سے بچنے کی) اور (نیکی کرنے کی) کوئی قوت نہیں مگر تیرے ذریعے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔ تیری طرف ہی ہم جھکتے اور تجھ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں اور تیرے سے ہی ہم خوش ہیں۔ اے میرے ربّ! پس تُو میری کمزوریوں کو ڈھانپ اور میرے خطرات سے مجھے امن عطا کر۔ اور مجھے تنہا مت چھوڑ کہ تُو ہی بہتر وارث ہے۔

تیرے ہاتھ میں ہی بذل و عطا اور عزت و بزرگی ہے۔ جب تُو آجائے تو بلا نہیں آسکتی اور جب تُو اتر آئے تو تنگی نہیں اتر سکتی۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تُو، اور کوئی رفعت بخشنے والا نہیں مگر تُو۔ اور کوئی تکلیف دور کرنے والا نہیں مگر تُو۔ تجھ پر ہی میرا بھروسہ ہے، اور تیرے حضور ہی مَیں گرتا ہوں اور تُو ہی توکل کرنے والوں کی پناہ گاہ ہے۔

اے میرے محسن! مجھ سے احسان کا سلوک فرما کہ تیرے سوا مَیں کسی کو احسان کرنے والا نہیں جانتا اور رحمت اور سلامتی بھیج اپنے رسول اور نبی محمدؐ پر۔ اور اس کی شان بڑھا اور مخلوق کو اس کی برہان دکھا۔ ہم اس کے دین کی خاطر تیرے پاس روتے ہوئے آئے ہیں۔ تُو جانتا ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور تُو دیکھتا ہے جو ہمارے سینوں میں ہے۔ ہم دل کی خوشی سے تیرے ساتھ ہیں اور ہم صدق دل اور خوف کی وجہ سے تیری راہ میں اپنے آپ کو خرچ کرنے سے ذرہ بھر بھی دریغ نہیں کرتے۔ اگر تُو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہماری بساط میں نہ تھا کہ ہم خود ہدایت پا سکتے۔ اور ہم نے کچھ بھی نہیں پایا مگر وہی جو تُو نے عطا کیا۔ پس کوئی حمد نہیں ہے مگر وہ تیرے لئے ہی ہے اور سب حمد کرنے والوں کی حمد تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ تُو ربّ رحیم ہے اور کرم کرنے والا بادشاہ ہے۔ پس جو تیرے پاس آیا ہے اور تیرا دوست بنتا ہے اور تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیرے ساتھ خلوص کا تعلق رکھتا ہے، اسے خائب و خاسر نہ کر۔ بشارت ہو ان بندوں کو کہ جن کا تُو ربّ ہے اور خوشخبری ہو اس قوم کو جن کا تُو مولیٰ ہے"۔

رب تو سب کا ہی ہے مگر وہ جو رَبُّنَا اللّٰہ کہہ کر پھر استقامت اختیار کرتے ہیں ان کا ذکر فرما رہے ہیں۔

"بشارت ہو ان بندوں کو جن کا تو رب ہے اور خوشخبری ہو اس قوم کو جس کا تو مولیٰ ہے۔ تیری رحمت تیرے غضب سے آگے نکل گئی اور تُو اپنے مخلص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پس تیرے ہی لئے ہے سب تعریف۔ شروع میں بھی اور آخر میں بھی اور ہر وقت"۔

(نورالحق جلد اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۶)

ایک عربی دعا کا اردو ترجمہ:

"اے میرے اللہ! پس تُو رحمت اور سلامتی بھیج اس شفیع پر جس کو شفاعت کا حق دیا گیا ہے اور جو بنی نوع انسانی کا نجات دہندہ ہے اور ہماری مدد کر تا ہم اس بادشاہ کی جناب سے فیوض و برکات پا سکیں اور ہمیں اس کے طفیل ہر اس ہاتھ سے نجات دے جو انصاف نہیں کرتا اور ظلم کرتا ہوا بڑھتا ہے۔ نیز اُن علماء سے بھی نجات دے جو اپنے بھائیوں کی عیب جوئی میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنے عیبوں کو کلیۃً بھول جاتے ہیں۔ ان کی زبان گالی گلوچ، لعن طعن اور بہتان بازی سے تو نہیں رکتی مگر سچی شہادت اور حقیقت کے بیان اور (دشمنان اسلام پر) اتمام حجت کے وقت رک جاتی ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں مگر خود نصیحت نہیں پکڑتے۔ دوسروں کو (نیکی کی طرف) بلاتے ہیں مگر خود (برائی) کو نہیں چھوڑتے۔ وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ چاک کر ڈالتے ہیں مگر سیتے نہیں۔ بغیر علم کے تکفیر بازی سے کام لیتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ لوگوں کو نیکی کی ترغیب دیتے ہیں مگر خود اپنی برائیوں سے چمٹے ہوتے ہیں۔ مومن کو کہتے ہیں کہ تُو مومن نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کی پکڑ کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ سوچتے ہیں۔

اے میرے اللہ! پس تُو ہمیں ان کے فتنہ سے نجات دے اور ان کی تہمتوں سے ہماری براءت ثابت کر دے اور ہمیں اپنی حفاظت اور پسند اور خیر کے لئے مخصوص کر دے۔ اور ہمیں اپنے سوا کسی اَور کی حفاظت کے سپرد نہ کر۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک اعمال بجا لائیں جو تجھے پسند ہوں۔ ہم تجھ سے تیری رحمت، فضل اور رضا کے سوالی ہیں اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اے میرے ربّ! تُو اپنے فضل سے میری قوت ہو جا اور میری آنکھ اور جو کچھ میرے دل میں ہے اس کا نور بن جا اور میری زندگی اور موت کا قبلہ بن جا اور محبت سے میرے دل میں گھر کر جا اور مجھے ایسی محبت دے کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے۔

اے میرے ربّ! پس میری دعا قبول کر اور مجھے میری مراد عطا کر۔ مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے کھینچ اور میری قیادت کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق دے۔ میرا تزکیہ کر اور مجھے منور کر دے اور مجھے تمام کا تمام اپنے لئے کر دے اور تُو خود تمام کا تمام میرا ہو جا۔

اے میرے ربّ! میری طرف ہر دروازے سے آ۔ مجھے ہر حجاب سے نکال۔ مجھے ہر شراب معرفت میں سے پلا اور نفس کی آفات و ضربات کے مقابل پر میری مدد فرما۔ اور مجھے دوری کی ہلاکتوں اور ظلمتوں سے بچا۔ اور مجھے آنکھ جھپکنے تک کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کر اور مجھے اس کی برائیوں سے بچائے رکھ۔ اور اپنی طرف ہی میرا رفع اور صعود کر اور میرے وجود کے ہر ہر ذرہ میں سرایت کر جا اور مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں پڑتے ہیں اور تیرے انوار کے باغوں میں جولانی کرتے ہیں اور تیری تقدیر پر راضی رہتے ہیں اور میرے اور میرے اغیار میں دوری ڈال دے۔

اے میرے ربّ! تو مجھے اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے صدقے اپنا جمال دکھا اور اپنا آبِ زُلال پلا یعنی میٹھا پانی جو آسمان سے الہام کی صورت میں اترتا ہے۔ مجھے ہر قسم کے حجاب اور غبار سے باہر نکال اور مجھے اُن لوگوں میں سے نہ بنا جو ظلمتوں اور پردوں میں گرائے گئے اور برکتوں اور چمکوں اور نوروں سے دور ہو گئے اور اپنی ناقص عقل اور کھوٹی قسمت کے ساتھ نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹے۔ مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے چہرے کے لئے اپنی اطاعت کو خالص کروں اور تیری جناب میں ہمیشہ سربسجود رہوں۔ مجھے ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں پڑیں اور مجھے وہ چیز عطا کر جو تُو اپنے مقبولوں میں سے صرف کسی خاص کو عطا کرتا ہے اور مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جو تُو اپنے محبوبوں میں سے صرف کسی منفرد شخص پر نازل کرتا ہے۔

اے میرے ربّ! میری جدوجہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان و شوکت اور رونق و شادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اُس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال۔

اے میرے ربّ! مجھے دکھا کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے چہرے دکھا کہ جن پر شمائل ایمانیہ ہویدا ہوں اور ایسے نفوس دکھا جو حکمت یمانیہ رکھتے ہوں اور ایسی آنکھیں دکھلا دے کہ جو تیرے خوف سے گریاں ہوں اور ایسے دل دکھا دے کہ تیرے ذکر سے ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہو۔ اور ایسے پاک و صاف خالص لوگ دکھا جو صرف حق اور صواب کی طرف ہی رجوع رکھتے ہوں اور اقطاب اور مجذوبوں کے سایہ تلے رہتے ہوں۔ اور مجھے بلند پایہ نفوس دکھا جو توبہ قبول کرنے والے وجود کی طرف جانے کی کوشش اور تیاری کرنے والے ہوں۔

اے میرے ربّ! فساد، تری و خشکی اور آبادیوں اور صحراؤں میں ظاہر ہو گیا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ تیرے بندے بلاؤں میں گرفتار ہیں اور تیرے محلات، بیابانوں میں (بدل گئے) ہیں اور تیرا دین سخت ابتری اور مصیبت میں ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اسلام ایسے محتاج کی طرح ہو گیا ہے جو امیری کے بعد غربت کا شکار ہو گیا ہو یا ایسے کانپتے ہوئے بوڑھے کی طرح جو زمانہ شباب سے بہت دور جا پڑا ہو یا ایسے لوگوں کی طرح جو غریب الوطن ہو گئے ہوں یا ایسے پردیس کی طرح جو اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہو یا ایسے آزاد کی طرح جو غلامی سے دوچار ہو گیا ہو یا ایسے یتیم کی طرح جو نگاہوں سے گر گیا ہو۔ باطل، استکبار کا چوغہ پہنے جھوم رہا ہے جبکہ حق کو شریروں کے ہاتھوں طمانچے پڑ رہے ہیں۔ وہ اس کے نور کو بجھانے کے لئے عفریتوں کی طرح زور لگا رہے ہیں۔ اللہ ہے جو بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور اس راہنما کے سوا ہمارا ہے کون؟۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵۔ صفحہ ۵ تا ۷)

قوم کے لئے دعا: 'اے میری قوم! خدا تیرے پر رحم کرے۔ خدا تیری آنکھیں کھولے'۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۸۸)

حکام کے لئے دعا: "ہم تہِ دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے حکام کو جو ہر ایک جگہ انصاف اور عدل کو مد نظر رکھتے ہیں اور پوری تحقیق سے کام لیتے ہیں اور احکام کے صادر کرنے میں جلدی نہیں کرتے، ہمیشہ خوش رکھے اور ہر ایک بلا سے اُن کو محفوظ رکھ کر اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔" (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۳۔ صفحہ ۳)

انگریزوں کی نیک حکومت کے لئے دعا: "ہاں یہ بھی سچ ہے کہ محبت اور پیار سے اور رو رو کر یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ الٰہی ہمارے محسنوں پر بھی یہ احسان کر کہ وہ تجھے پہچان لیں"۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس قوم کا یہ احسان تھا کہ آپ ان کے خدا کو مار رہے تھے اور وہ انصاف کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کی اجازت دے رہے تھے کہ اپنی ہی حکومت میں اپنے خدا کو مارتا ہوا دیکھ لیں لیکن عدل سے نہیں ہٹے۔ پس اس لئے ضروری ہے اس زمانہ کے انگریز بادشاہوں کے لئے دعا کرنا بھی اور یہ دعا بھی کہ آج بھی خدا صرف انگلستان ہی نہیں بلکہ جرمنی کے حکمرانوں کو بھی ایسے ہی عدل کی توفیق عطا فرمائے۔ "الٰہی ہمارے محسنوں پر بھی یہ احسان کر کہ وہ تجھ کو پہچان لیں اور دنیا میں ان کو خوش رکھ۔ اور سعادت کے ابدی حصہ کی بھی توفیق بخش"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۳۲)

پھر ایک اور دعا ہے: "ہم دعا کرتے ہیں کہ خداتعالیٰ ہماری اس گورنمنٹ کو ہمیشہ کے اقبال کے ساتھ ہمارے سروں پر خوش و خرم رکھے اور ہمیں سچی شکرگزاری کی توفیق دے اور ہماری محسن گورنمنٹ کو اس مخلصانہ اور عاجزانہ درخواست کی طرف توجہ دلادے کہ ہر یک توفیق اسی کے ارادہ اور حکم سے ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱)

ایک حضرت باباگرونانک صاحب کی زبان میں آپ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک منظوم کلام کہا اس کا سلیس اردو ترجمہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

وہ سفر میں رو رو کر دعا کرتا تھا کہ اے میرے پیدا کرنے والے اور مشکل کشا!
مَیں ایک عاجز مٹی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں مگر تیرے پاک دربار کا غلام ہوں۔
مَیں دل سے تیری راہ میں قربان ہوں۔ مجھے اپنی جناب سے علم عطا کر کے نشان بخش۔
تیرا نشان پا کر مَیں وہیں جاؤں گا!!! اور جو تیرا ہوگا اُسے ہی اپنا ٹھہراؤں گا۔
اپنا کرم کر کے مجھے اپنی وہ راہ بتا کہ جس میں اے میرے پیارے! تیری رضا ہو۔
(تب اس کو الہاماً بتایا گیا کہ تُو مجھ کو اسلام میں پائے گا۔)
(اُس نے کہا کہ) یہ تو مجھ سے اک گناہ ہوا ہے کہ سچائی کی راہ پوشیدہ رکھی ہے۔
اس بات کے تصور سے وہ پریشان ہو کر اور روتے ہوئے کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار!
ترے نام کو مَیں مانتا ہوں۔ تیرا نام غفار اور ستار ہے۔
بے شک تُو حی اور قدوس ہے اور تیرے بغیر ہر ایک راہ فریب ہے۔
اے خالق العالمین! مجھے بخش دے۔ تو پاک اور بے عیب ہے اور مَیں ظالموں میں سے ہوں۔
اے پاک! اے میرے پیدا کرنے والے!! مَیں تیرا ہوں۔ تیری راہوں میں ہلاکت کا کوئی خوف نہیں ہے۔
تیری چوکھٹ پر میری جان قربان ہے۔ اور تیری محبت ہی دراصل میری جان ہے۔
نیک لوگوں کو جو طاقت عطا کی جاتی ہے، وہ مجھے بھی اپنے اَسرار دکھلا کر بخش۔
مَیں گناہگار ہوں۔ مجھ کو وہ راہ بتا جس کے ذریعے سے تیری رضا حاصل ہو۔
اے خالق! تُو خود پیار کرتے ہوئے مجھ کو اپنی راہ کی طرف راہنمائی فرما۔

(ست بچن۔ صفحہ ۴۱۔ مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

ایک چھوٹی سی دعا ہے سچ بولنے اور سچ کو پہچاننے کی دعا۔ بعض پہلوؤں سے ہر دعا سے یہ افضل ہے۔ اگر کسی کو سچائی کی توفیق مل جائے اور سچ کو پہچاننے کی تو دین و دنیا میں کامیاب ہو گیا۔
"اے میرے رب! ہمیں سچ بولنے کی توفیق عطا فرما۔ ہم پر حق کا انکشاف فرما اور حق مبین کی طرف ہماری رہنمائی فرما۔ آمین"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۴)

فہم دین کے حصول کے لئے ایک دعا: "اے ہمارے رب! تو ہمیں اپنے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرما۔ اور اپنی جناب سے ہمیں دین قویم کا فہم عطا فرما اور اپنی جناب سے ہمیں علم عطا فرما"۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷)

ہندو مستورات کا ایک وفد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی کہ ہمیں دعا کا طریقہ بتائیے۔

۲۳ر مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو مستورات حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درِ دولت پر آئیں اور بیان کیا کہ ہم مہاراجہ کے درشن کے واسطے آئی ہیں…… فرمائیے کہ پرمیشر سے پرارتھنا کیسے کیا کریں؟

فرمایا: "پرارتھنا بے شک اپنی زبان میں کر لیا کرو۔ یوں کہا کرو کہ اے سچے اور واحد خدا!! اے کہ تُو ساری مخلوق کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات سے واقف ہے۔ تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرّہ تیرے تصرّف میں ہے۔ تُو جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ تُو ہمیں گناہ اور بھرشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جاویں۔ بدیوں سے ہمیں بچا۔ بدیاں ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ یہ ہم سے دور ہو جائیں۔ ان کا تُو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دُور کرنا ہماری طاقت سے دُور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاویں اور کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے۔ پہلے بدکرموں کے پھل سے بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما"۔

یہاں جو کرم کا تصور ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اس کو بھی سمجھا دیا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ پہلے بدکرموں سے پہلی کسی جون میں بدکرم مراد نہیں ہیں۔ خدا سے دعا مانگنے سے پہلے کے جو اعمال گندے ہوئے ہیں ان کے بدنتائج سے بھی ہمیں بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

"اس طرح سے خداتعالیٰ سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خرگدا کی طرح پکّی بن کر اسی سے، نہ کسی اور سے دُعا کیا کرو اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچی تڑپ اور دعا سے ایسا دن آجاوے گا کہ دلوں کے سب گند دھو دیئے جاویں گے اور شانتی اور سکھ کی زندگی شروع ہو جاوے گی۔" (ملفوظات۔ جلد ۵۔ صفحہ ۶۸۸)

اخبار بیسویں صدی میں نام ظاہر کئے بغیر ایک شخص کو بہت بڑا "بزرگ" کہا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اخبار بیسویں صدی کے نزدیک اس میں جو سخت بدکلامی کی گئی تھی وہ لکھی گئی اور ساتھ یہ بددعا کی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعوذباللہ سب دجل کھل جائے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت تکلیف ہوئی۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ وہ کس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مگر آپ نے دعا کی۔ فرماتے ہیں:

"مَیں نے اُس شخص کے بارے میں دعا کی جس کو بزرگ کے لفظ سے اخبار میں لکھا گیا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ دعا قبول ہو گئی اور وہ دعا یہ ہے کہ یاالٰہی اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں کذاب ہوں اور تیری طرف سے نہیں ہوں اور جیسا کہ میری نسبت کہا گیا ہے ملعون اور مردود ہوں اور کاذب ہوں۔ اور تجھ سے میرا تعلق اور تیرا مجھ سے نہیں تو مَیں تیری جناب میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر ڈال۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں اور تیرا بھیجا ہوا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو اُس شخص کے پردے پھاڑ دے جو بزرگ کے نام سے اِس اخبار میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر وہ اس عرصہ میں قادیان میں آکر مجمع عام میں توبہ کرے تو اُسے معاف فرما کہ تُو رحیم و کریم ہے۔

یہ دعا ہے کہ مَیں نے اس بزرگ کے حق میں کی۔ مگر مجھے اِس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بزرگ کون ہے اور کہاں رہتے ہیں اور کس مذہب اور قوم کے ہیں جنہوں نے مجھے کذاب ٹھہرا کر میری پردہ دری کی پیشگوئی کی۔ اور نہ مجھے جاننے کی کچھ ضرورت ہے۔ مگر اس شخص کے اس کلمہ سے میرے دل کو دکھ پہنچا اور ایک جوش پیدا ہوا۔ تب مَیں نے دعا کر دی۔ اور یکم جولائی اٹھارہ سو ستانوے سے یکم جولائی اٹھارہ سو اٹھانوے تک اِس کا فیصلہ کرنا خداتعالیٰ سے مانگا"۔

پس اسی مدت میں یہ واقعہ ہوا کہ وہ جو بھی شخص بزرگ کے نام سے تھا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معافی کی درخواست کی۔ فرماتے ہیں:

"مَیں اِس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ کسی کے اہل اللہ ہونے میں اُس کی دعا کا قبول ہونا شرط ہے۔ ہر ایک ولی مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور اُس کو وہ حالت میسر آجاتی ہے جو استجابت دعا کے لئے ضروری ہے۔ ہاں جب کبھی وہ حالت میسر نہ ہو تب دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں۔ وہ حالت یہ ہے کہ کسی کی نسبت نیک دعا یا بددعا کے لئے اہل اللہ کا دل چشمہ کی طرح یکدفعہ پھوٹتا ہے اور فی الفور ایک شعلۂ نور آسمان سے گرتا اور اُس سے اتصال پاتا ہے اور ایسے وقت میں جب دعا کی جاتی ہے تو ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ سو یہی وقت مجھے اس بزرگ کے لئے میسر آیا۔ مَیں ان لوگوں کی روز کی تکذیبوں اور لعنت اور ٹھٹھے اور ہنسی کے دیکھنے سے تھک گیا۔ میری روح اب ربّ العرش کی جناب میں رو رو کر فیصلہ چاہتی ہے۔ اگر مَیں درحقیقت خداتعالیٰ کی نظر میں مردود اور مخذول ہوں جیسا کہ ان لوگوں نے سمجھا تو مَیں خود ایسی زندگی نہیں چاہتا جو لعنتی زندگی ہو۔ اگر میرے پر آسمان سے بھی لعنت ہے جیسا کہ زمین سے لعنت ہے تو میری رُوح اُوپر کی لعنت کی برداشت نہیں کر سکتی"۔

یعنی زمین کی لعنتوں کی تو مجھے پروا نہیں لیکن اوپر کی لعنت میری روح برداشت نہیں کر سکتی۔ "اگر مَیں سچا ہوں تو اس بزرگ کی خداتعالیٰ سے ایسے طور سے پردہ دری چاہتا ہوں جو بطور نشان ہو۔ اور جس سے سچائی کو مدد ملے۔ ورنہ لعنتی زندگی سے میرا مرنا بہتر ہے۔ میرے صادق یا کاذب ہونے کا یہ آخری معیار ہے جس کو فیصلہ ناطق کی طرح سمجھنا چاہئے۔ مَیں خدا سے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ اگر مَیں اُس کی نظر میں عزیز ہوں تو وہ اِس بزرگ کی ایسے طور سے پردہ دری کرے جو

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

اب تک کسی کے خیال و گمان میں نہ ہو۔ مَیں جانتا ہوں کہ میرا خدا قادر اور ہر ایک قوّت کا مالک ہے۔ وہ اُن کے لئے جو اُس کے ہوتے ہیں بڑے بڑے عجائبات دکھلاتا ہے"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ ۱۳۔ صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۳)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کے بعد اس شخص کا جس کا نام بزرگ کے طور پر درج کیا گیا تھا حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عاجزانہ پیغام ملا کہ مجھے معاف کر دیں۔ میری توبہ قبول ہو اور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پردہ دری نہ فرمائے۔

مجموعہ اشتہارات جلد دوم میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس بزرگ کا اور اپنی دعا کا ذکر فرمایا ہے اور پھر اسی جلد کے صفحہ ۴۸۲ پر درج اشتہار میں اس بزرگ کے توبہ کر لینے کا ذکر ملتا ہے اور ان کی توبہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو ان الفاظ میں دعا کی تحریک بھی فرمائی ہے کہ "اے اللہ! اسے آزمائشوں اور آفات سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! اسے مکروہات سے بچا۔ اے اللہ! اس پر رحم کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے"۔

ایک چھوٹی سی دعا ہے مسجد مبارک قادیان کی توسیع کے لئے جو چندہ کی تحریک کی گئی تھی اس پر آپ نے دعا کی: "اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو امورِ خیر کی امداد میں دلی زور اور توفیق بخشے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں کے لئے ایک حجرہ بنایا تھا اور اب بھی لوگ جو قادیان جاتے ہیں کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بھی اس حجرہ میں جا کر دعا کرنے کی توفیق مل جائے۔ اس کی نسبت فرمایا کہ: ہمارا سب سے بڑا کام تو کسرِ صلیب ہے۔ اگر یہ کام ہو جاوے تو ہزاروں شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہو جاتا ہے اور اسی کے ادھورا رہنے سے سینکڑوں اعتراضات ہم پر وارد ہو سکتے ہیں۔ ...... اسی واسطے ہم نے ان ہتھیاروں یعنی قلم کو چھوڑ کر دعا کے واسطے یہ مکان بنوایا ہے کیونکہ دعا کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے اور اس کی قبولیت کا بھی اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ ...... غرضیکہ ہم نے اس لیے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ ساٹھ یا پینسٹھ سال عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں۔ خدا جانے کس وقت آ جاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف، اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیّرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا۔

ہم نے دیکھا کہ اب ان مسلمانوں کی حالت تو خود موردِ عذاب اور شامتِ اعمال سے قہرِ الٰہی کے نزول کی محرک بنی ہوئی ہے اور خدا کی نصرت اور اُس کے فضل و کرم کی جاذب مطلق نہیں رہی۔ جب تک یہ خود نہ سنوریں تب تک خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اعلاءِ کلمۃ اللہ کا ان کو فکر نہیں ہے۔ خدا کے دین کے واسطے ذرا بھی سرگرمی نہیں۔ اس لیے خدا کے آگے دستِ دعا پھیلانے کا قصد کر لیا ہے کہ وہ اس قوم کی اصلاح کرے اور شیطان کو ہلاک کرے تاکہ خدا کا سچا نور دنیا پر دوبارہ چمک جاوے اور راستی کی عظمت پھیلے۔ اُس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نُور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو۔ سو اُس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ مَیں ایک حجرہ بیت الدعا صرف دعا کے واسطے مقرر کروں اور بذریعہ دعا کے اس فساد پر غالب آؤں تاکہ اوّل آخر سے مطابق ہو جاوے اور جس طرح سے پہلے آدم کو دعا ہی کے ذریعہ سے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دعا کے فتح ہو"۔

(البدر جلد دو۔ نمبر گیارہ۔ صفحہ ۸۳، ۸۵۔ بتاریخ ۳/ اپریل ۱۹۰۳)

سب دوست جن کو قادیان میں حجرہ بیت الدعا میں جا کر دعا مانگنے کی توفیق ملے تو سب سے اعلیٰ، مختصر دعا یہی ہے کہ اے خدا تیرے بندے مسیح موعود نے جو دعائیں مانگی ہیں تو ان سب کو قبول فرما دے۔ اسی دعا پر زور دیں اور سب سے بڑی دعا آپ کی یہی تھی کہ تثلیث ٹوٹ جائے اور دنیا سے دجال ناپید ہو جائے۔

پھر دعا ہے: نماز میں لذت و ذوق حاصل کرنے کی دعا۔ "اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں لذت نہ پانے والوں کو دعا کا طریقہ سمجھا رہے ہیں۔ اپنے متعلق نہیں فرما رہے۔ ہر نمازی جس کو نماز میں لذت نہ ملے وہ یہ دعا کرے۔

"اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آ جاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۶۱۶۔ طبع جدید۔ ربوہ)

حقائق ایمان کے حصول کے لئے دعا: "پس ہم اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان کے حقائق عطا کرے۔ عرفان کی سرزمین میں ہمیں آباد کرے اور دل کے انوار کے ذریعہ ہمیں جنت کے نظارے عطا فرمائے۔ وہ ہمیں اطاعت کی پیٹھ پر سوار کرے تاکہ ہم ربِ رحمان کی رضا کے رزق سے لوگوں کی ضیافت کر سکیں اور اللہ کے دربار میں خیمہ زن ہو کر اپنے وطنوں کو بھول جائیں اور مولیٰ کی خوشنودی کی خاطر نمازی بن کر، آخر شب سفر اختیار کریں"۔

اب یہاں بہت سے مہاجرین آئے ہوئے ہیں۔ اپنے وطنوں کو بھول جائیں ان معنوں میں کہ ہجرت کا جو مضمون ہے وہ یہی ہے کہ اللہ کی طرف ہجرت کریں۔ پس خدا کی طرف ہجرت کریں اور وہ نمازی بن کر ہو سکتی ہے۔ جو نمازی نہیں اس کی کوئی ہجرت نہیں۔ آپ سب لوگ اپنے دلوں پر غور کریں، اپنے بچوں کی حالت پر غور کریں۔ اگر وہ نمازی ہی نہ بن سکے تو یہ سب ہجرتیں بے کار ہیں۔ "پھر آخر شب سفر اختیار کریں" مراد یہ ہے کہ راتوں کو تہجد میں اٹھ کر اللہ کے حضور دعائیں کریں۔ "اور ہر اس چیز کی طرف جو زیادہ مناسب اور زیادہ بہتر ہو تیزی سے دوڑ کر جائیں اور عرفان کی راہوں کو طے کریں اور محبتِ الٰہی کی گلیوں پر تیز بھاگ کر ایک دوسرے سے آگے بڑھیں اور نبی اُمّی حضرت خاتم النبیینؐ کی اتباع کر کے شیاطین کے حملے سے بچنے کے لئے مضبوط قلعوں اور خوش منظر مکانوں میں پناہ لیں۔ اے اللہ! تو آنحضرتؐ پر جزا و سزا کے دن تک درود و سلام بھیج۔ ہماری آخری پکار یہ ہے کہ ہر حقیقی حمد اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔

(سرالخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۲۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی۔ مَیں صرف اکیلا تھا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ اُس وقت میرے ساتھ کوئی ایک بھی تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ خدائے تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تُو اِس وقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہو گی۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہو گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تُو برکت دیا جائے گا۔ خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور انہیں برکت دے گا اور بڑھائے گا اور اُن کی عزت زمین پر قائم کرے گا جب تک کہ وہ اس کے عہد پر قائم ہوں گے۔ اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا (جن کا ترجمہ لکھا گیا) وہ زمانہ تھا جبکہ میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُالْوَارِثِیْنَ۔ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اَور تُو سب سے بہتر وارث ہے۔ یہ دعا الہامی براہین میں درج ہے ...... پس کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے، منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور اُن کے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے۔ اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبّہ پوش خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام ہے۔" (تحفۃ الندوہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۹۷)

پھر فرماتے ہیں:

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں، یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔

اب مَیں مختصر طور پر اپنے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود ہونے کے دلائل ایک جگہ اکٹھے کر کے لکھ دیتا ہوں۔ شائد کسی طالب حق کو کام آئیں یا کوئی سینہ حق کے قبول کرنے کے لئے کھل جائے"۔

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
MAIL ORDER EXPORT
+ All prices are exclusive of VAT

عربی عبارت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:- اے اللہ! تُو اپنی جناب سے اس میں برکت اور تاثیر اور ھدایت اور روشنی بخشنے کا سامان رکھ دے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف راغب کر دے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر قادر اور (دعا) قبول کرنے کا اہل ہے۔ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ ہمیں بخش دے اور ہماری مصیبتیں اور تکلیفیں دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر غم سے نجات بخش اور ہماری مشکلات میں خود ہمارا کفیل ہو جانا۔ اور ہمارے ساتھ ہو جا، جہاں بھی ہم ہوں۔ اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما اور ہماری گھبراہٹ کو امن میں بدل دے۔ ہم تجھی پر توکل کرتے ہیں اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتے ہیں۔ دنیا و آخرت میں تُو ہی ہمارا مولا ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ آمین۔ یاربّ العالمین۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۲)

اسلام کے غلبہ کے لئے آپ کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین تھا۔ فرماتے ہیں:

"خدا نے اس زمانہ میں ارادہ کیا ہے کہ اسلام جس نے دشمنوں کے ہاتھ سے بہت صدمات اٹھائے ہیں وہ اب از سر نو تازہ کیا جائے اور خدا کے نزدیک جو اس کی عزت ہے وہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ظاہر کی جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفارِ روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوں اور ایک طرف صرف مَیں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظلّ ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے"۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۹،۳۴۰)

اسلام کے غلبہ اور اپنی نصرت کے لئے ایک اور دردمندانہ التجا: "اے میرے رب! اے ضعیف اور مضطر اور بے قرار لوگوں کے رب! کیا میں تیری طرف سے نہیں ہوں۔ تو بول تو سہی اور وہ بولنے والوں سے بہتر ہے۔ لعنت اور تکفیر کی کثرت ہو گئی۔ مجھے جھوٹ کی طرف منسوب کیا گیا۔ اے قدیر میں نے یہ سب کچھ سنا اور دیکھا۔ پس تو ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما۔ تو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ مجھے علماءِ سوء، ان کے اقوال سے، ان کے مکر سے، ان کی چالاکیوں سے نجات بخش اور مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ آسمان سے نصرت نازل فرما۔ اس مصیبت کے وقت اپنے بندے کی دستگیری فرما اور کافروں پر عذاب نازل فرما۔ میں عاجزوں کی طرح تیرے قوم کا دھتکارا ہوا اور ان ملامتوں کا مورد بن گیا ہوں۔ تو ہماری نصرت فرما جس طرح تو نے اس دن بدر میں اپنے رسول کی نصرت فرمائی تھی۔ اے حفاظت کرنے والوں میں سب سے بہتر! ہماری حفاظت فرما۔ تو رب رحیم ہے۔ تو نے اپنے نفس پر رحمت کرنا فرض قرار دے لیا ہے۔ پس ہمارے لئے بھی کچھ حصہ عطا ہو۔ تو نصرت کا جلوہ دکھا اور ہم پر رحم فرما اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ تو ارحم الراحمین ہے۔ اے میرے رب مجھے اس سے نجات بخش جس کا وہ قصد کرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ ارادہ رکھتے ہیں ان سے میری حفاظت فرما اور مجھے مددیافتہ گروہ میں داخل فرما۔ اے میرے رب! میری بے قراری دور فرما اور میری آخری منزل کو بہتر بنا۔ مجھے اپنی انتہائی طلب کے حصول میں کامیابیاں عطا فرما۔ اور مجھے میری خوشیوں کے دن دکھا اور اے میرے رب تو میرے لئے ہو جا اور میرے غم اور میری حاجات کو جاننے والے! اے ضعیف سمجھے جانے والوں کے محبوب! مجھے پاک و صاف کر اور مجھ سے درگذر فرما"۔ (نور الحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۳)

اب وقت چونکہ زیادہ ہو رہا ہے پھر دوسرے پروگرام بھی ہونگے اس لئے میں اس پر ختم کرتے ہوئے آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیش کر رہا ہوں جو جلسہ میں شریک تمام شرکاء کے حق میں ایک دعا کے طور پر ہے۔ فرماتے ہیں:

"اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و کریم اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے ہر ایک مذہب کے بزرگ کے دل میں شوق اور محبت ڈال اور خاتمہ اس کارروائی کا اپنی رضامندی کے موافق کر۔ آمین"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

❀❀❀……❀❀……❀❀❀

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے موقع پر

شعبۂ خصوصی مہمانان

(رپورٹ: بشیرالدین سامی)

امسال جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے موقعہ پر بڑی کثرت سے بیرونی ممالک سے VIP مہمانوں کی متوقع آمد کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ نے مہمان نوازی کی ذمہ داری مکرم چوہدری ہادی علی صاحب کے سپرد فرمائی تھی۔ ان کے نائب ناظم اول مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب معاونت میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ان مرکزی وی آئی پی مہمانوں کی تعداد ۱۰۹ تھی جن میں بادشاہ، وزراء، ممبران پارلیمنٹ، مختلف حکومتوں کے اداروں کے سربراہ، نومسلم اور غیر مسلم معززین شامل تھے۔

بادشاہوں میں:

His Excellency Ajigla Toyi Kpodegbe (King)

His Excellensy Chapargui Adkou Bio Alidou (King)

اور وزراء مملکت میں:

Mr.Yaqooba Bari,
Minister of Burkina Faso.

Mr.Ustaz Mustafa Kamal Ameen,
Chief from Ghana.

Hon.Mr.Abdulaye Bio Tchane,
Minister of Finance & Economic Affairs.
Republic of Benin.

Hon Mr. Yacouba Fassasi,
First Special Adviser to the President of Republic of Benin.

Hon.Mrs.Siokira Adeothy Koomakpai
Adviser for Health & Social Security to the President.

خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان معزز مہمانوں کی رہائش کے لئے لندن میں جماعت کے گیسٹ ہاؤس نمبر ۴۱ کے علاوہ گلفورڈ (Guildford) کے علاقہ میں ۱۴ فلیٹس کرایہ پر حاصل کئے گئے تھے جہاں ان کے قیام کا انتظام تھا۔ مکرم نصیر احمد عابد صاحب ان قیامگاہوں کے نائب ناظم مقرر تھے۔

ان مہمانوں کے استقبال اور الوداع کے علاوہ روزمرہ کی سفری ضرورتوں اور مختلف مقامات کی سیر کے لئے متعدد کاریں اور Vans زیر استعمال رہیں۔ اس ذمہ داری کے لئے مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب نائب ناظم تھے۔ وی آئی پی مہمانوں کی مہمان نوازی اس لحاظ سے خاص محنت اور توجہ کی محتاج تھی جبکہ ان مہمانوں کا تعلق قزاقستان، تاتارستان، ازبکستان، روس، اردن، مراکش، گھانا، نائیجیریا، برکینافاسو، البانیہ، آئیوری کوسٹ، سویڈن، تنزانیہ، شام اور کینیا وغیرہ ممالک سے تھا۔ ان سب کے مزاج کے مطابق مہمان نوازی کا فریضہ نائب ناظم مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر کے سپرد تھا جن کی نگرانی میں خورونوش کی ضروریات بروقت ان کی رہائش گاہوں پر پہنچائی جاتیں اور سب مہمانوں کے ذائقہ کے مطابق مختلف انواع کے کھانوں کی تیاری کی جاتی۔ دوران جلسہ VIP مہمانوں کے آرام اور مہمان نوازی کے لئے اسلام آباد کی ٹینس گراؤنڈ میں VIP مارکی لگائی گئی تھی جہاں ان کے شایان شان انتظام رکھا گیا تھا جس کے نائب ناظم مکرم داؤد چُو صاحب تھے۔ جلسہ کی مصروفیات کے بعد اس مارکی میں معزز مہمانوں کی تواضع کی جاتی۔ دوپہر اور شام کا کھانا پیش کیا جاتا۔ ان مہمانوں کی مہمان نوزی کا سلسلہ بیس روز تک جاری رہا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆......☆......☆
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALSNEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

BABU ELEKTRONK
ڈیجیٹل سیٹلائٹ ریسیور نئے ماڈلز اور نئے پرانے ٹی وی، ویڈیوز
مناسب قیمت پر دستیاب ھیں
Telephone: 06031 693329 + 01714848683
منور احمد و مبارک احمد۔ فریڈبرگ۔ جرمنی

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۴

صاحب کے برادر کلاں تھے ۱۸۹۳ء یا ۱۸۹۴ء کے قریب بیعت کرلی اور تحفۃً ایک کتاب "براہین احمدیہ" اپنے برادر خورد کو دی۔ مگر حکیم صاحب قبلہ کے دل و دماغ مُلّا ازم سے ماؤف و متاثر تھے، نہایت مخالفت کی اور کتاب کو پڑھنا گوارانہ کیا۔ کہا کرتے تھے کہ یہ قبول احمدیت کی سعادت مجھے بھائی صاحب کی کوشش سے عطا ہوئی۔ چونکہ وہ مجھ سے بیعت کرنے میں سبقت لے چکے تھے اس لئے کبھی نہ کبھی، میری مخالفت کے باوجود کوئی نہ کوئی نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیفات کا یا کوئی اشتہار یا اخبارات دے دیا کرتا تھا۔ لیکن مجھے یہ ضد تھی کہ بھلا "مہدی اور قادیان کا مغل" یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ قادیان ایسی چھوٹی بستی کا رہنے والا مغل مہدیٔ دوران بنا کر آجائے؟ میں ان کتابوں کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتا اور اگر کبھی مکالمہ بھی کیا تو اپنے نظریہ کو ہمیشہ بحال رکھا۔ اسی صد میں ۱۹۰۳ء کا زمانہ آگیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جہلم آنے کی افواہات گرم ہوئیں۔ چونکہ محترم کریم بخش صاحب سے حکیم صاحب مرحوم کے برادرانہ تعلقات تھے اور یہ تعلقات عاشقانہ رنگ تک پہنچ گئے تھے اور چوہدری صاحب موصوف بھی حضرت والد صاحب کے ساتھ ہی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ اس لئے چوہدری صاحب نے حکیم صاحب کو دعوت دی کہ جہلم چلیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت سے تو کم از کم مشرف ہوں۔

اس کی تائید میاں شادی خان صاحب مرحوم نے کی جو اس زمانہ میں سیالکوٹ شہر میں لکڑی کا کاروبار کیا کرتے تھے مگر حکیم صاحب نے منظور نہ کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ حکیم صاحب بیعت کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوں، واقعات نے کچھ ایسی شکل اختیار کرلی کہ ان کو جہلم جانا پڑا جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ نماز جمعہ کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے اور اپنے ایک دوست مولوی محمد شفیع سے ملاقات کی۔ اس نے کہا کہ چند یوم سے کچھ قبض وبسط کی حالت ہے۔ نمازوں میں سرور نہیں آتا۔ اس نے فوراً جواب دیا کہ مرزا صاحب جہلم آرہے ہیں ان سے ملیں۔ یہ مولوی صاحب غیر احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کو بدرجہ غایت اختلاف و عناد تھا مگر نہیں معلوم انہوں نے یہ مشورہ کیسے دے دیا۔ چونکہ یہ جواب حکیم صاحب کی توقعات کے خلاف تھا۔ حکیم صاحب نے سن کر کہا کہ کیا آپ واقعی صحیح مشورہ دے رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہیں کہ آپ جا کر پھنس جائیں بلکہ میرا مطلب تو یہ ہے کہ آپ تحقیق کے طور پر ان کو ملیں اور ان کے دعاوی کی جانچ پڑتال کریں۔ لیکن اگر آپ یہ مشورہ پسند نہیں کرتے تو بہتر یہی ہے کہ آپ نہ جائیں۔

حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھے مولوی محمد شفیع کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مجھے مشورہ دے کر پریشان تھے اور اب وہ کنایۃً مجھے روک رہے تھے۔ رات کو گھر پہنچا لیکن بار بار یہ خیال ستاتا تھا کہ دنیا دن بدن اس انسان کی طرف جھک رہی ہے۔ اگر یہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے تو اس کا معاملہ خدا سے ہے اور اگر یہ سچا ہے تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک ندی یا نالہ ہے جس کے ایک کنارہ پر بہت سے لوگوں کا مجمع ہے اور وہ کچھ شور و غل کر رہے ہیں۔ اور دوسرے کنارے پر تھوڑے سے اشخاص ایک ٹیلہ پر امن و سکون سے کھڑے ہیں۔ میں خود تو کثرت کی طرف شور و غل کرنے والوں میں ہوں اور بھائی صاحب (یعنی راقم الحروف کے والد صاحب مرحوم) قلت کی طرف دوسرے کنارے پر کھڑے ہیں اور میرا نام لے لے کر آوازیں لگا رہے ہیں کہ اس طرف آجاؤ۔ جس طرف تم کھڑے ہو یہ اشخاص کُلُّھُمْ غرق ہونے والے ہیں۔ میں یہ آواز سن کر بغیر حیل وحجت کے ندی کو عبور کر کے بھائی صاحب کی طرف چلا گیا اور آنکھ کھل گئی۔

میری طبیعت میں اب ایک اطمینان و سکون تھا۔ جب صبح ہوئی اور بعد نماز فجر مسجد سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو گھر والوں سے کہا کہ میں جہلم جانا چاہتا ہوں۔ چونکہ گھر میں میرے اثر کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کوئی بات چیت تو نہیں ہوا کرتی تھی مگر چونکہ بھائی صاحب ہمیشہ متعلقین کی بیماریوں اور دنیاوی مشکلات کے لئے حضرت صاحب کے حضور دعا کے لئے خط لکھا کرتے تھے اور مشکلات کا حل ہو جایا کرتا تھا۔ گھر والوں پر در پردہ ایک اچھا اثر تھا۔ حکیم صاحب کی اہلیہ (یعنی میری خالہ صاحبہ مرحومہ) نے ہنس کر کہا کہ جب خود بیعت کریں تو میری طرف سے بھی بیعت کرنا اور جلد جلد ان کی روانگی کا بندوبست کیا۔ غالباً یہ وہ تاریخ تھی کہ حضرت صاحب نے وزیر آباد سے جہلم کی طرف گزرنا تھا اور حکیم صاحب سیالکوٹ ریلوے سٹیشن یا چھاؤنی سیالکوٹ سے سوار ہوئے اور جہلم پہنچ کر بیعت سے مشرف ہوئے۔ کہا کرتے تھے کہ "جہلم جس کوٹھی میں حضور ٹھہرے ہوئے تھے اس کے گرد پہرہ تھا۔ اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں بیعت کنندگان یا دوسرے ملاقاتی اندر لے جائے جاتے تھے۔ جب میری باری آئی تو اس وقت تک بیعت کا ارادہ نہ تھا لیکن حسن اتفاق سے جو آٹھ شخص اندر گئے ان میں دوسرے نمبر پر مَیں تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آنکھیں خوابیدہ تھیں اور بند تھیں۔ جب جا کر کھڑے ہوئے السلام علیکم کہا تو حضرت نے پوری آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا اور ہاتھ اٹھا کر مصافحہ کے لئے میری طرف کیا۔ مَیں نے مصافحہ کیا۔ بس پھر کیا تھا میری حالت متغیر ہو گئی۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۲ صفحہ ۲۳۱ تا ۲۳۶)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب چونکہ سات بج گئے ہیں اور بہت سے لوگوں نے واپس بھی جانا ہے میری تقریر کے نوٹس تو زیادہ ہیں اس لئے اب میں سمجھتا ہوں کہ مناسب یہی ہے کہ اس خطاب کے آخری حصہ میں آپ کو دعاؤں کی تحریک کروں اور اختتامی دعا میں آپ میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائیں گے تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائے گا اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے پر میں تجھے قبول کروں گا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا"۔

نیز فرمایا:

بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ وہی برباد ہوں گے جو خدا کے انتظام کو برباد کرنا چاہتے ہیں"۔

پھر ان نشانات کے ظہور کا ذکر کرنے کے بعد آنے والی ترقیات کا ذکر فرمایا کہ:

☆......دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں ......یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

مذکورہ نشاناتِ صداقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وعدہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے:

"تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲)

میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ میرے لئے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنا دے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائیں کریں۔

"ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

اب میں آپ سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اسیران راہ مولا اور شہداء کی نسلوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کوئی رات نہیں جس میں مَیں ان کے لئے اللہ کے حضور روتا نہ ہوں۔ ہر رات ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور کامل یقین رکھتا ہوں کہ اللہ میری ان دردناک دعاؤں کو سنے گا اور آپ سب کی دردناک دعاؤں کو سنے گا۔

میں جلسہ میں آنے والوں اور جانے والوں کو اس جلسہ میں شمولیت پر جو میرے نزدیک ایک تاریخی جلسہ ہے بہت بہت دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ خیریت سے آپ کو لایا ہے، خیریت سے واپس اپنے گھروں کو لے کر جائے۔ آپ کے بعد آپ کا خلیفہ رہا ہو۔ آپ کسی کریہہ المنظر چیزوں کا مشاہدہ نہ کریں۔ واپس جائیں تو اللہ نے آپ کے اہل و عیال کی ہر طرح سے حفاظت فرمائی ہو۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان نصیحتوں کا خیال رکھیں گے جو بار بار کی جاتی ہیں کہ جن کاروں میں سفر کر رہے ہیں بہت احتیاط کریں۔ نیند آئے تو کھڑے ہو جائیں۔ ہرگز پہنچنے کی جلدی نہ کریں بلکہ جیسا کہ میری بار بار کی آپ سے عرض ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی شخص کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کا دکھ سب سے زیادہ مجھے اور سب جماعت کو پہنچتا ہے۔ اس لئے آپ ہمارے دکھوں کا موجب نہ بنیں اور دعا کریں اور دعا کے ساتھ اللہ کے فضل کے ساتھ جس طرح آپ یہاں آئے اسی طرح اس فضل کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوں۔ اب میری درخواست ہے کہ اس خاموش دعا میں شامل ہو جائیں۔

دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: حاضری کی رپورٹ جو تازہ ملی ہے وہ یہ ہے کہ الحمدللہ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری ۲۳ ہزار ۷۰۴ ہے۔ گزشتہ سال ۲۱ ہزار تھی اور اس طرح قریباً ۲۵۰۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ امسال ۷۷ ممالک سے وفود تشریف لائے۔ گزشتہ سال ۶۰ ممالک سے وفود تشریف لائے تھے۔ فالحمدللہ علی ذلک۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی یہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

۞۞۞......۞۞......۞۞۞

مغرب کی پُر تعیش زندگی کو جنت سمجھنے والوں کی ابلہ فریبی

اس نام نہاد جنت کے متعلق

حضرت امام آخرالزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محاکمہ

(مرسلہ: مسعود احمد خان دھلوی)

امام آخرالزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانے اور دور سعادت آثار کی بات ہے کہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقف کار شخص انگلستان آیا۔ یہاں کی پُر تعیش زندگی نے اس پر عجب مسحور کن اثر ڈالا اور اس نے سوچا کہ ان عیسائی قوموں کو تو اسی دنیا میں جنت ملی ہوئی ہے۔ دولت کی ریل پیل ہے، سامان تعیش کی فراوانی اور ہر قسم کی سہولتیں، آسائشیں اور قسما قسم کی نعمتیں انہیں حاصل ہیں اور پھر اپنی تمام تر عیش کوشیوں اور ہوس پرستیوں کے باوجود ترقی بھی یہی لوگ کر رہے ہیں۔ اندریں حالات اس امر کو کیوں نہ تسلیم کیا جائے کہ عیسائیوں کو وعدۂ فردا پر ٹالنے کی بجائے دم نقد بہشت میں داخل کر دیا گیا ہے۔ مغرب کی پُر تعیش زندگی سے مرعوب و مسحور ہونے والے اس شخص نے اپنے اس گمراہ کن تاثر سے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایک خط کے ذریعہ آگاہ کیا۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۶/اگست ۱۹۰۲ء بوقت شام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس عرفان میں اپنے اس واقف کار کے خط اور اس کے تاثر کا ذکر اختصار سے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں اس غرض سے کیا کہ اس بارہ میں حضور اقدسؑ کے پُر معارف اور بصیرت افروز ارشادات احباب جماعت کے لئے رہنمائی اور ہدایت کا موجب ہوں۔ اس پر امام آخر الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو محاکمہ فرمایا (اس وقت اپنے ارشادات میں اور بعد ازاں اپنی تصنیف منیف کشتیٔ نوح میں) وہ آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ حضور اقدسؑ کے یہ ارشادات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ احباب ان کا بالاستیعاب مطالعہ کریں اور انہیں اپنا اور اپنی نسلوں کا دستور العمل بنائے رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

☆......☆......☆......☆

حضور اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

(۱)......"ان روحانی امور میں ہر شخص کا کام نہیں کہ نتیجہ نکال لے۔ یہ لوگ جو لندن جاتے ہیں وہ وہاں جا کر دیکھتے ہیں کہ بڑی آزادی ہے۔ شراب خوری کی اس قدر کثرت ہے کہ ساٹھ میل تک شراب کی دکانیں چلی جاتی ہیں۔ زنا اور غیر زنا میں کوئی فرق ہی نہیں۔ کیا یہ بہشت ہے؟ بہشت سے یہ مراد نہیں ہے۔ دیکھو انسان کی بھی بیوی ہے اور وہ تعلقات زوجیت رکھتا ہے اور پرندوں اور حیوانوں میں بھی یہ تعلقات ہوتے ہیں۔ مگر انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک نظافت اور ادراک بخشا ہے۔ انسان جن حواس اور قویٰ کے ساتھ آیا ہے ان کے ساتھ وہ ان تعلقات زوجیت میں زیادہ لطف اور سرور حاصل کرتا ہے بمقابلہ حیوانات کے جو ایسے حواس اور ادراک نہیں رکھتے ہیں اور اسی لئے وہ اپنے جوڑے کی کوئی رعایت نہیں رکھتے جیسے کتے وغیرہ۔

پس اگر انسان ان حواس کے ساتھ سرور حاصل نہیں کر سکتے بلکہ حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں پھر ان میں اور حیوانوں میں کیا فرق ہوا۔ یہ جو فرمایا ہے کہ مومن کے لئے ہی جنت ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سچی راحت دنیا کی لذات سے تب پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ساتھ ہو۔ جو تقویٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور حلال و حرام کی قید کو اٹھا دیتا ہے وہ تو اپنے مقام سے نیچے گر جاتا ہے اور حیوانی درجہ میں آجاتا ہے۔

لندن میں جب ہائیڈ پارک میں حیوانوں کی طرح بدکاریاں ہوتی ہیں اور کوئی شرم و حیا ایک دوسرے سے نہیں کیا جاتا تو پھر ایک شخص انسانیت کو ضبط رکھ کر دیکھے تو ایسی بہشت اور راحت سے ہزار توبہ کرے گا کہ ایسی دیوث اور بے غیرت جماعت سے خدا بچائے۔ ایسی جماعت کو جو ایسی زندگی بسر کرتی ہے بہشت میں سمجھنا حماقت ہے۔

اصل یہی ہے کہ بہشت کی کلید تقویٰ ہے۔

جس کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہیں اسے سچی راحت کیونکر مل سکتی ہے۔

بعض آدمی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ جن کو خدا پر بھروسہ نہیں اور ان کے پاس روپیہ تھا وہ چوری چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی زبان بند ہو گئی۔ اور ان (کفار) کو جو بہشت میں کہا جاتا ہے ان کی خودکشیوں کو دیکھو کہ کس قدر کثرت سے ہوتی ہیں۔ تھوڑی تھوڑی باتوں پر خودکشی کر لیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ضعیف القلب اور پست ہمت ہوتے ہیں کہ غم کی برداشت ان میں نہیں ہے۔ جس کو غم برداشت نہیں اور مصیبت کے مقابلہ کی طاقت نہیں اس کے پاس راحت کا سامان بھی نہیں ہے۔

خواہ ہم اس کو سمجھا سکیں یا نہ سمجھا سکیں اور کوئی سمجھ سکے یا نہ سمجھ سکے حقیقۃ الامر یہی ہے کہ لذائذ کا مزا صرف تقویٰ ہی سے آتا ہے۔ جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے۔ دیکھو ایک دوست کے ساتھ تعلق ہو تو کس قدر خوشی اور راحت ہوتی ہے لیکن جس کا خدا سے تعلق ہو اسے کس قدر خوشی ہوگی۔ جس کا تعلق خدا سے نہیں ہے اسے کیا امید ہو سکتی ہے۔ اور امید ہی تو ایک چیز ہے جس سے بہشتی زندگی شروع ہوتی ہے۔ ان مہذب ممالک میں اس قدر خودکشیاں ہوتی ہیں کہ جن سے پایا جاتا ہے کہ کوئی راحت نہیں۔ ذرا راحت کا سامان گم ہوا اور جھٹ خودکشی کر لی۔ لیکن جو تقویٰ رکھتا ہے اور خدا سے تعلق رکھتا ہے اسے وہ جاودانی خوشی حاصل ہے جو ایمان سے آتی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲۳،۲۲۲)

☆......☆......☆......☆

(۲)......"خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے، آؤ ہم بھی انہیں کے نقش قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاءاللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔

یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا ہے اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے۔ مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہرحال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ پس جبکہ اس حی و قیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا"۔

(کشتیٔ نوح مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۲ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۳،۲۲)

وصولی چندہ تحریک جدید سال ٦٦

امراء کرام، نیشنل صدران اور مبلغین انچارج صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ:

(۱)...... تحریک جدید کا مالی سال نمبر ٦٦ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔

(۲)......امید ہے کہ آپ نے اب تک مقررہ ٹارگٹ / مجموعی وعدہ جات / بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی کر لی ہوگی۔ اگر اس میں کچھ کمی ہو تو براہ کرم ذاتی توجہ فرما کر پوری کوشش کی جائے کہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے سو فیصد وصولی ہو جائے۔ جزاکم اللہ

(۳) یہ بھی کوشش کی جائے کہ کوئی کمانے والا فردِ جماعت اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

(۴) سال ٦٦ کا اعلان فرماتے ہوئے حضور انور نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی مجموعی تعداد تین لاکھ تک پہنچنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ لہٰذا عرض ہے کہ سال ختم ہونے میں جو تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے اس میں اس نقطہ نگاہ سے بھی خصوصی مساعی بروئے کار لا کر چندہ تحریک جدید دینے والے مجاہدین کی تعداد میں نمایاں اضافہ کرنے کی کوشش فرماویں۔

(۵) براہ کرم اپنی رپورٹ مقررہ فارم پر بروقت وکالت مال لندن کو ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ رپورٹ کی آخری تاریخ ۲۷/اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے ۲۸ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت،
مجلس عرفان کا انعقاد اور خدام و اطفال سے اختتامی خطاب۔
نماز کو سوچ سمجھ کر اور سنوار کر ادا کرنے اور تلاوت قرآن کریم
کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید اور نصائح

(رپورٹ :بشیر الدین سامی)

مورخہ ۸، ۹، ۱۰/ستمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جمعہ کی شام مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، مبلغ انچارج برطانیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ برطانیہ کے اجتماع کا افتتاح مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے کیا۔

اجتماع کے ایام میں باجماعت نماز تہجد، پنجگانہ نمازوں کے التزام، درس قرآن مجید و حدیث و درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات اور تلقین عمل کے پروگرام ہوئے۔ ہفتہ اور اتوار کے روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں خدام واطفال نے مختلف سوالات دریافت کئے۔ بعدازاں خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک باربی کیو کا اہتمام تھا۔ اس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی اس دوران خدام واطفال نے مختلف دینی نغمات پیش کئے۔

مورخہ ۱۰/ستمبر بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ خدام کی کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور فٹبال، رسہ کشی اور روک دوڑ کے فائنل مقابلہ جات ملاحظہ فرمائے۔

اسی دن شام چار بجے مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں جیتنے والے خدام واطفال کو انعامات تقسیم کئے۔ سواچار بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنے اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ برطانیہ اور منتظمین اجتماع کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔

حضور انور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اجتماع میں ۸۹۰ خدام اور ۴۰۶ اطفال سمیت ۱۲۹۶ نوجوانوں نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال کی حاضری ۱۳۹۲ تھی۔ اس لحاظ سے امسال حاضری میں کمی رہی ہے۔ البتہ دیگر انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے خاص توجہ دی گئی ہے۔

مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ اطفال کے پروگرام اور ان کی ضروریات کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔ تعلیمی پروگرام مثلاً قرآن کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا، نماز کا متن مع ترجمہ کے یاد کرنا شامل تھا۔

اس رپورٹ کے بعد ایک ترانہ پیش کیا گیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات اور حسن کارکردگی میں اول آنے والے خدام و مجالس کو انعامات سے نوازا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی امسال علم انعامی کی حقدار قرار پائی اور مکرم بشیر احمد شریف صاحب مہتمم مقامی نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔ تقریب تقسیم انعامات کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدام و اطفال سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر فکرمندی کا اظہار کیا کہ صدر مجلس کی رپورٹ کے مطابق امسال حاضری میں کمی رہی۔ انتظامی لحاظ سے اس کی فکر کرنی چاہئے تھی۔ حضور نے فرمایا کہ میں ماضی میں یہ ہدایات دے چکا ہوں کہ ایسے خدام جو اجتماعات میں شامل نہیں ہوتے ان پر خصوصی توجہ دی جائے اور ان کو اجتماعات میں شریک کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ہدایت مستقل قائم رہنے والی ہدایت ہے اس پر عمل کرنے سے ہی کامیابی ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ میرے لئے سب سے زیادہ فکرمندی کا موجب یہ امر ہے کہ کیا آپ سب جو یہاں موجود ہیں نماز کو سمجھ کر اور سنوار کر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ اور کیا گزشتہ اجتماع سے اس اجتماع تک اس پہلو میں کوئی نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نماز کے معانی اور مطالب کو بار بار دہرا کر اس طرح ذہن نشین کریں کہ جب آپ اسے پڑھ رہے ہوں تو عربی عبارت کا مفہوم آپ کا دل اور دماغ میں خود بخود سمجھ میں آرہا ہو۔ یہ محنت طلب کام ہے لیکن بار بار دہرانے سے آپ کو کامیابی ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے نماز کے ساتھ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ تلاوت بھی محض طوطے کی طرح نہیں کرنی چاہئے بلکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کا طریق اپنانا چاہئے۔ فرمایا یہ مشکل تو ہے لیکن اگر ترجمہ کے ساتھ توجہ کے ساتھ پڑھا جائے تو آپ کو قرآن کریم کا فہم حاصل ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ان دونوں امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اور فرمایا کہ جو ہدایات میں دیتا رہا ہوں ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور ان پر عمل کی طرف توجہ دیں۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور جس کے ساتھ یہ اجتماع بخیر خوبی اختتام پذیر ہوا۔

انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا انعقاد

(رپورٹ: ناصر پاشا)

حسب پروگرام امسال ۳۱/جولائی ۲۰۰۰ء بروز سوموار اسلام آباد (یوکے) میں انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام کا آغاز قریباً دس بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ پھر مکرم محترم چودھری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے گزشتہ برسوں میں کئے جانے والے فیصلہ جات پر عملدرآمد کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم محترم عطاء المجیب راشد صاحب سیکرٹری انٹرنیشنل مجلس شوریٰ نے رد شدہ تجاویز اور امسال ایجنڈا میں شامل کی جانے والی تجاویز پڑھ کر سنائیں۔

اس کے بعد تجاویز پر غور کے لئے دو سب کمیٹیوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معاونت کا شرف مکرم محترم مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو حاصل ہوا۔ پھر حضور انور کی اجازت سے سب کمیٹیوں کے اجلاسات منعقد ہوئے جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہے۔ قریباً ایک بجے دوپہر حضور انور کی دوبارہ تشریف آوری پر سب کمیٹیوں کے صدران نے باری باری اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس دوران حضور انور کی معاونت کی سعادت مکرم محترم منیر احمد صاحب فرخ امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد (پاکستان) کو حاصل ہوئی۔ مجلس شوریٰ کے پروگرام کا اختتام اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کروائی۔

قریباً پونے دو بجے دوپہر انٹرنیشنل مجلس شوریٰ اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد حضور انور کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور پھر دوپہر کا کھانا مجلس شوریٰ کے نمائندگان کو پیش کیا گیا۔ اس موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس مجلس کا انعقاد ہر پہلو سے بابرکت فرمائے۔

امریکہ کے کروڑوں شہریوں کے لئے ایک جدید قسم کے امتیازی سلوک کا خطرہ

خیر اور شر کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر ایجاد یا نئی تحقیق کے جہاں فائدے ہوتے ہیں وہاں ان کے ساتھ بعض نقصان کے پہلو بھی لگے ہوتے ہیں۔ یہی حال انسانی جینز (Genes) کی تحقیق کا بھی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ایسا پہلو سامنے آیا ہے جو انسان کی پیدائشی کمزوریوں کو واشگاف کرکے اس کو کئی لحاظ سے مشکل میں ڈال سکتا ہے یا ان سے بروقت متنبہ کرکے فائدہ بھی پہنچا سکتا ہے۔

ایڈیلیڈ آسٹریلیا میں ایک "Gene Com 98" کے نام سے کانفرنس منعقد ہوئی جس میں امریکی کانگرس ممبر Nita Lowey نے ایک تقریر اسی موضوع پر کی۔ موصوفہ Genetic Employment Protection Act کی مصنفہ ہے۔ ان کی تقریر کے بعض اہم نکات درج ذیل ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اب تک تین تا چار ہزار بیماریاں ایسی معلوم ہو چکی ہیں جن کے نشانات مریض کے جینز پر ثبت ہوتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل بیماریاں شامل ہیں: Huntington's, Cystic Fibrosis ,Hemo-Chromatosis, Duchene Muscular Dystrophy.

ان کے علاوہ بعض بیماریاں ایسی ہیں جو اگرچہ ہمارے جینز پر لکھی ہوئی تو نہیں ہوتیں لیکن ان سے ان کا تعلق ضرور ہوتا ہے مثلاً کینسر، ذیابیطس اور امراض قلب۔

جینز کی ریسرچ کا فائدہ یہ ہے کہ اگر پتہ چل جائے کہ کونسی بیماریوں کے بیج انسان کے اندر ہیں تو انہیں بڑھنے سے پہلے بہتر طور پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ بیماری سے بچنے کے لئے ابتدا ہی سے احتیاط کی جا سکتی ہے اور اس طرح بعد میں بیماری بڑھنے پر علاج پر جو اخراجات اٹھتے ہیں انہیں کم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کا ایک نقصان بھی ہے۔ جینز کے مطالعہ سے حاصل کیا ہوا علم ایک ایسا خطرناک ہتھیار بھی ثابت ہو سکتا ہے جس کے ذریعہ بے شمار افراد کے خلاف ملازمت اور انشورنس وغیرہ میں امتیازی سلوک روا رکھا جا سکے۔ امریکہ میں ایک حالیہ سروے سے معلوم ہوا ہے کہ اب تک ۵۵۰ واقعات ایسے ہو چکے ہیں جن میں جینز کا علم حاصل کرکے یا تو لوگوں کو ملازمت دینے یا بیمہ کرنے سے انکار کر دیا گیا یا ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔

امریکہ میں ۱۵ فیصد کمپنیوں نے سروے کرنے والوں کو بتایا کہ ۲۰۰۰ء تک وہ کسی کو نوکری دینے سے پہلے اس کا اور اس کے افراد خاندان کے جینز کا ٹیسٹ کروایا کریں گے۔ اگر یہ سلسلہ چل نکلا تو امریکہ ہی نہیں باقی دنیا میں بھی کروڑوں افراد اس جدید قسم کے امتیازی سلوک کی زد میں آ جائیں گے۔ اس لئے موصوفہ نے زور دیا کہ ابھی سے اس کے خلاف قانونی اقدامات کرنے چاہئیں۔

(ماخوذ سڈنی ہیرلڈ ۔ ۲۱/دسمبر ۱۹۹۸ء)

(مرسلہ خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

ائمہ حدیث واصول حدیث

ائمہ حدیث کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے اس امر کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ حدیثوں کے مؤلف کس پایہ کے انسان تھے اور دین کے علوم کی فراہمی کے لئے جس تقویٰ، دیانت اور روحانیت کی ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ودیعت کی ہوئی تھی۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ قرآن و حدیث کے علم کو ہی کافی سمجھتے تھے چنانچہ جب حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو قرآن کریم اور صحیح بخاری پڑھادی تو فرمایا: لو میاں! دنیا بھر کے علوم آگئے۔ باقی جو کچھ ہے وہ اس کی تشریح ہے یا زائد۔

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۹ و ۳۰؍ستمبر ۹۹ء میں مختلف ائمہ حدیث کے حالات زندگی کا بیان مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کی قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت امام مالکؒ

حضرت امام مالکؒ پہلے امام ہیں جن کی کتاب نے قبولیت عامہ کی سند حاصل کی۔ آپؒ کی کتاب ”مؤطا“ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ کتاب جس پر اتفاق کیا گیا۔ امام مالکؒ نے یہ کتاب مختلف دیار کے ستر علماء کے سامنے پیش کی اور سب نے اس پر اتفاق کیا۔ بعض نے صحیح بخاری پر اس کو ترجیح دی ہے۔ امام مالکؒ نے دس ہزار میں سے اس کتاب کے لئے ۱۷۲۰ احادیث منتخب فرمائیں۔ اس کتاب کی قریباً اٹھائیس شروح لکھی گئیں۔ اس کے علاوہ آپؒ نے متعدد کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ آپؒ کا ذکر خیر قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل ۱۶؍جنوری ۹۸ء کے شمارہ کے اسی کالم میں کیا جاچکا ہے۔

حضرت امام مالکؒ ۹۳ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں آپؒ نے وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپؒ کے شاگردان خاص کی تعداد تیرہ سو بیان کی جاتی ہے جن میں خطیب بغدادی، قاضی عیاض اور حافظ سیوطیؒ بھی شامل ہیں۔ آپؒ سے استفادہ کرنے والوں میں امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، قاضی ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام عبداللہ بن مبارک، امام احمدؒ بن حنبل، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ جیسے مؤلفین شامل ہیں۔ آپؒ کے والد حضرت انسؒ بھی ایک بلند پایہ محدث تھے۔

حضرت امام مالکؒ نے سترہ سال کی عمر میں درس دینا شروع کیا۔ آپؒ کی مجلس تدریس کو دیکھ کر کسی نے یہ شعر کہے تھے کہ ”آپؒ سے جب سوال کیا جائے تو آپؒ جواب دیتے ہیں لیکن آپؒ کی ہیبت کی وجہ سے بار بار سوال و جواب نہیں کیا جاسکتا اور سوال کرنے والے گردنیں ڈالے خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ مستحق اطاعت ہیں۔ وہ بادشاہ نہیں لیکن بادشاہوں جیسی عزت کے مالک ہیں“۔

آپؒ زبردست حافظہ کے مالک تھے۔ فرماتے تھے کہ میرے دماغ میں آج تک کوئی چیز آکر نہیں نکلی۔ ایک بار امام زہریؒ نے چالیس احادیث املا کروائیں۔ دوسرے دن مجلس میں جب انہوں نے آپؒ سے پوچھا کہ احادیث نوٹ کیوں نہیں کرتے تو آپؒ نے تمام احادیث زبانی سنادیں۔

آپؒ نے علم کو نہایت مشقت اور محنت سے حاصل کیا۔ جس چیز کے بارہ میں نہ جانتے تو فرمادیتے کہ نہیں جانتے۔ اگر کسی مسئلے میں کوئی حدیث علم میں آتی تو اپنے علم اور اجتہاد کو اس کے ماتحت کرتے۔ صبح کی نماز کے بعد طلوع شمس تک مصلے پر بیٹھے وظائف میں مشغول رہتے۔ تدریس سے جو وقت فارغ ملتا وہ تلاوت قرآن میں صرف ہوتا۔ مدینہ سے بہت محبت تھی، یہاں سے باہر نہ جاتے اور مدینہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میری سواری کے پاؤں اس مٹی پر پڑیں جس میں آنحضرت ﷺ مدفون ہیں۔

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

آپؒ کا رتبہ ائمہ حدیث میں تمام ائمہ سے زیادہ بلند ہے۔ آپؒ کی کتاب صحیح بخاری کے بارہ میں کہا جاتا ہے اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ۔ آپؒ خود فرماتے ہیں کہ اُس وقت تک آپؒ کسی حدیث کو نہیں لیتے جب تک اُس کے راوی کے حالات معلوم نہ کرلیں اور قرآن و سنت سے اس روایت کی تائید نہ کرلیں۔

آپؒ ۱۹۴ھ میں ایک ایرانی خاندان میں پیدا ہوئے جن کے مورث اعلیٰ بروزبہ کا مذہب زرتشتی تھا۔ ۲۵۶ھ میں آپؒ کی وفات ہوئی۔ آپؒ بچپن میں نابینا ہوگئے تھے اور آپکی والدہ نہایت گریہ و زاری سے آپؒ کی صحت کے لئے دعا کیا کرتی تھیں۔ ایک رات انہوں نے خواب میں حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری گریہ وزاری کے سبب تیرے فرزند کو بصارت عطا فرمائی۔ صبح بیدار ہوئیں تو بیٹے کی آنکھیں روشن تھیں۔

آپؒ کی صلاحیتیں ایسی تھیں کہ دس سال کی عمر میں بھی جس حدیث کو سنتے، اُسے یاد کرلیتے۔ گیارہ سال کی عمر میں بخارا کے عالم داخلی کی حدیث کی غلطی نکالی۔ سولہ سال کے تھے کہ عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تمام کتب یاد کرلیں۔ اسی عمر میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور دو سال تک مکہ معظمہ میں ہی تحصیل علم کے لئے قیام فرمایا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں تصنیف کا سلسلہ شروع کردیا۔ اب نظر اتنی تیز تھی کہ اگر رات کو بھی کوئی حدیث یاد آتی تو اُٹھ کر چاندنی میں لکھ لیتے۔ حافظہ بھی غضب کا تھا۔ ایک دفعہ متعدد احادیث کی سند تبدیل کر کے آپؒ کے حافظہ کا امتحان لیا گیا تو آپؒ نے تمام احادیث کی سند درست کروائی اور صحیح مفہوم بھی بیان فرمایا۔ آپؒ نے چھ لاکھ جمع شدہ احادیث میں سے صرف چند ہزار کا انتخاب فرمایا۔ جب کسی حدیث کو کتاب میں لکھنے کا ارادہ فرماتے تو پہلے وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور پھر لکھتے۔ آپؒ حافظ قرآن بھی تھے۔

عباسی خلیفہ کی طرف سے بخارا کے امیر خالد بن احمد ذہلی نے حضرت امام بخاریؒ سے کہا کہ میرے بچوں کو گھر پر آکر پڑھادیا کریں۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث کا علم ہے اور مَیں اسے بادشاہوں کے دروازوں تک لے جاکر ذلیل نہیں کرنا چاہتا، اپنے بیٹوں کو یہاں بھیج دو۔ اُس نے کہا کہ پھر میرے بیٹوں کو دوسروں کے ساتھ نہ بٹھائیں، مَیں نہیں چاہتا کہ ان کے ہم نشین جولاہے اور دھنئے ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ علم پیغمبر ﷺ کی میراث ہے، اس میں کسی کے لئے تخصیص نہیں ہو سکتی۔ اس پر امیر بہت رنجیدہ ہوا اور اُس نے بعض علماء کے ساتھ مل کر آپؒ کے علمی مسلک پر طعن کر کے آپؒ کو بخارا سے نکلوادیا۔ آپؒ نے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ! تُو اس کو بھی اسی میں مبتلا کر، جس میں اس نے مجھے مبتلا کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ امیر کو کسی غلطی پر معزول کردیا گیا اور گدھے پر بٹھا کر شہر میں پھرایا گیا۔

امام بخاریؒ بخارا سے نیشاپور گئے اور وہاں سے سمرقند کے قریب ایک گاؤں خرتنگ پہنچے۔ اس طرح آپؒ کو بہت تکلیف پہنچی۔ آپؒ نے آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا: اَللّٰھُمَّ ضَاقَتْ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ چنانچہ اسی صحرا نوردی میں باسٹھ سال کی عمر میں آپؒ کا انتقال ہوگیا۔

تحصیل علم میں امام بخاریؒ پر ایسے وقت بھی آئے کہ تین تین دن تک جنگل کی جڑی بوٹیوں پر گزارہ کرنا پڑا۔ آپؒ فرماتے تھے کہ آپؒ نے ساری عمر کسی کی غیبت نہیں کی۔

”صحیح بخاری“ کی اہمیت و مقبولیت اس سے ظاہر ہے کہ ہر دور کے علماء نے اس پر شروح و حواشی لکھے جن کی تعداد ایک سو سے بھی تجاوز کر گئی ہے جن میں سے سب سے زیادہ شہرت ”فتح الباری“ کو ملی جو حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ نے تصنیف کی۔ ”صحیح بخاری“ کے بارہ میں ایک مختصر مضمون قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل ۲؍اکتوبر ۹۸ء کے شمارہ میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

آپؒ امام بخاریؒ کے شیوخ میں سے ہیں۔ آپؒ ۱۶۴ھ میں قبیلہ بنو شیبان میں محمد بن بلال کے ہاں پیدا ہوئے۔ بچپن میں قرآن کریم حفظ کیا۔ چودہ سال کی عمر میں احادیث کی تدوین کا آغاز کیا۔ آپؒ کی کتاب مسند کہلاتی ہے یعنی اس میں روایات کو مضمون کی ترتیب کی بجائے صحابہؓ کے اسماء کی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ آپؒ بہت بڑے فقیہ تھے لیکن فقہ پر حدیث غالب تھی چنانچہ کسی بھی مسئلہ میں صحابہؓ کے بیان کو ترجیح دیتے تھے اور لوگوں کو فقہ کے لکھنے سے منع فرماتے کہ مبادا وہ حدیثوں سے بے نیازی برتیں۔ آپؒ کی فقہ کی بنیاد یُسر یعنی آسانی پر ہے۔ آپؒ نے اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھا۔ اگر کسی مسئلہ میں دو صحابہ سے آراء بیان ہوں تو آپؒ کا مسلک ہے کہ کسی پر بھی عمل کرلیا جائے کیونکہ ہمیں یہ حق نہیں کہ کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دیں۔ آپؒ کا مختصر ذکر خیر قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل ۲۳؍فروری ۹۶ء کے شمارہ کے اسی کالم میں کیا جاچکا ہے۔

مامون الرشید نے عقیدہ خلق قرآن نہ رکھنے کی وجہ سے آپؒ کو قید و بند میں ڈالا، معتصم نے سزائے قید دی، بیڑیاں پہنائیں اور کوڑوں سے پٹوایا۔ واثق نے بھی بندشیں لگائیں اور زندگی تلخ کردی لیکن آپؒ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔

تواضع اور خاکساری آپؒ کا شیوہ تھا۔ فرمایا کرتے اگر مجھے راستہ ملے تو مَیں کسی نامعلوم مقام کی طرف بھاگ جاؤں یہاں تک کہ میرے ذکر کا سلسلہ ہی بند ہو جائے۔ یا کہ کسی گھاٹی میں چھپ جاؤں یہاں تک کہ کوئی مجھے یاد نہ کرے۔ مَیں شہرت کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا، اس سے بچنے کے لئے صبح و شام موت کی آرزو کرتا رہتا ہوں۔ آپ نے ۱۲؍ربیع الاول ۲۴۱ھ کو وفات پائی۔ آپؒ کے جنازہ میں آٹھ لاکھ افراد شامل ہوئے۔

آپؒ نے ساڑھے سات لاکھ روایات میں سے تیس ہزار منتخب کیں۔ ۱۸۶ھ میں طلب حدیث کے لئے بصرہ، حجاز، یمن، کوفہ کا سفر کیا۔ پانچ مرتبہ بصرہ گئے۔ پانچ حج بھی کئے جن میں سے تین پاپیادہ کئے۔ مشقت کا عادی بننے کے لئے بعض دفعہ تکیہ کی جگہ اینٹیں استعمال کرتے۔ راستہ میں پونجی ختم ہو جاتی تو مزدوری کرلیتے۔ کوئی مدد کرنا بھی چاہے تو قبول نہ فرماتے۔

سنت اور ادب نبوی کا اتنا خیال تھا کہ چالیس سال کی عمر سے پہلے حدیث کا درس نہ دیا۔ پھر عصر کے بعد مسجد میں درس شروع کیا جس میں روزانہ پانچ ہزار آدمی اوسطاً شامل ہوتے۔ مزاح نہ کرتے، مجلس میں سنجیدگی اور وقار ہوتا۔ مناظرہ اور علم کلام کی موشگافیوں سے منع فرماتے کہ یہ سلف کا طریق نہیں ہے۔ آپؒ کی زندگی فقر و فاقہ سے عبارت تھی لیکن اس کے باوجود دل کھول کر ضرورتمندوں کی مدد کرتے۔ آپؒ کے والد نے کپڑا بننے کا ایک

کارخانہ اور چند دکانیں چھوڑی تھیں جن کے کرایہ پر گزارہ تھا۔ یمن کا قاضی بننے کی پیشکش ہوئی لیکن آپؒ نے ٹھکرا دی۔ آپؒ کے نمایاں اوصاف قوت حفظ، کمال علم، صبر وضبط، گداز قلب اور خدا پر توکل تھے۔ ایک بار سوال کیا گیا: گداز قلب کیسے پیدا ہوتا ہے؟۔ فرمایا: اکل حلال سے۔

آپؒ حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد تھے۔ وہ فرمایا کرتے: حدیث کے تم مجھ سے زیادہ عالم ہو، جب تمہیں کوئی حدیث پہنچے تو ضرور بتایا کرو۔

حضرت امام مسلمؒ بن حجاج

آپؒ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابوالحسن تھی اور خراسان کے شہر نیشاپور کے رہنے والے تھے جو اُس زمانہ میں محدثین کا پایہ تخت کہلاتا تھا۔ ۲۶۱ھ میں انسٹھ سال کی عمر میں آپؒ نے وفات پائی۔ بعض نے آپؒ کی کتاب "صحیح مسلم" کو "صحیح بخاری" پر حسن ترتیب کے لحاظ سے فضیلت دی ہے۔ آپؒ نے تین لاکھ احادیث میں سے احادیث منتخب فرمائیں اور تدوین میں ذاتی تحقیق کے علاوہ مزید احتیاط یہ رکھی کہ صرف وہی احادیث درج فرمائیں جن کی صحت پر آپؒ کے زمانہ کے دیگر مشائخ کا بھی اتفاق تھا۔ پھر کتاب مکمل کرنے کے بعد اپنے زمانہ کے علل حدیث اور فن جرح وتعدیل کے امام حافظ ابوزرعہؒ کے سامنے پیش کیا اور جس روایت کے متعلق انہوں نے علت کا اشارہ کیا، آپؒ نے اسے کتاب سے خارج کردیا اور اس طرح پندرہ سال کی محنت شاقہ سے کتاب کی تکمیل ہوئی جس کے بارہ میں آپؒ کی اپنی رائے ہے کہ اگر محدثین دو سو سال تک بھی حدیثیں لکھتے رہیں تب بھی ان کا دارومدار اسی المسند الصحیح پر رہے گا۔

آپؒ کی ملاقات نیشاپور کے سفر میں امام بخاریؒ سے بھی ہوئی اور آپؒ نے دست بوسی کے بعد عرض کیا کہ یا امیرالمومنین! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کی قدم بوسی کروں۔ لیکن اس تعظیم کے باوجود بعض مسائل اور اصول حدیث میں امام بخاریؒ سے اختلاف بھی کیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپؒ نے ساری عمر کسی کی غیبت نہیں کی، کسی کو گالی نہیں دی اور کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ علم حدیث کی تحصیل کیلئے عراق، رے، حجاز، بصرہ اور بلخ کا سفر اختیار فرمایا۔ بارہ سال کی عمر میں حدیث کی سماعت شروع کردی۔

آپؒ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ "مسلم" کا مبسوط مقدمہ بھی تحریر فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں آپ کی نظر کتنی گہری ہے۔ آپؒ کی اس بلند پایہ کتاب کی کئی شروح لکھی گئیں جن میں علامہ شرف الدین ابو یحیٰی النووی کی شرح بہت شہرت کی حامل ہے۔

حضرت امام ترمذیؒ

ائمہ حدیث میں امام بخاریؒ کے شاگرد امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ کا رتبہ بہت بلند ہے۔ بعض نے آپؒ کو خلیفۃ البخاری کا خطاب بھی دیا۔ آپؒ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کے علاوہ اپنی دوسری کتب میں آپؒ سے روایت بھی کی ہے۔ آپؒ کی کتاب صحاح ستہ میں تیسرے نمبر پر شمار کی جاتی ہے۔ اس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ مقلد کو کفایت کرنے والی اور مجتہد کو مستغنی کرنے والی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو گویا اس گھر میں خدا کے نبی ﷺ تکلم فرما رہے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً تصنیف کا نادر حصہ شمائل ترمذی اور ابواب الدعوات یعنی آنحضور ﷺ کی دعائیں ہیں۔

امام ترمذی ۲۰۹ھ میں ترمذ میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کی طلب میں بصرہ، کوفہ، واسط، رے، خراسان اور حجاز میں کئی سال گزارے۔ زہد وخوف خدا میں یکتائے زمانہ تھے۔ روتے روتے بینائی کھودی۔ حافظہ کا یہ حال تھا کہ نابینا ہونے کے بعد ایک جگہ سے گزرے تو سر نیچا کرلیا۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہاں درخت ہے۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ تیس چالیس سال قبل یہاں درخت تھا۔

امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب جب عراق، حجاز اور خراسان کے علماء کے سامنے پیش کی تو بہت پسند کی گئی لیکن ظاہر بینوں نے آپؒ کے عقائد کی بناء پر آپؒ کو ترمذ سے نکال دیا۔ آپؒ کی کتاب کو دیگر کتب احادیث میں عظیم امتیاز حاصل ہے۔ آپؒ نے احادیث کی اقسام (یعنی صحیح اور حسن وغیرہ) بیان کردی ہیں۔ راویوں کے احوال بھی بیان فرمائے ہیں اور مختلف مذاہب بھی بیان فرمائے ہیں۔ راوی کی کنیت، لقب یا نام جو مشہور ہو وہ بھی بیان کیا ہے، متن حدیث میں اختلاف کا ذکر بھی کیا ہے اور حدیث سے استنباط بھی کرتے ہیں اور پھر اپنا عندیہ بھی پیش کرتے ہیں۔ حسن ترتیب میں بھی یہ دیگر کتب سے ممتاز ہے۔

حضرت حکیم مولوی وزیرالدین صاحبؓ

حضرت حکیم مولوی وزیرالدین صاحبؓ کا اصل وطن کمیریاں ضلع ہوشیارپور ہے۔ آپؓ کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے "آئینہ کمالات اسلام" اور "ضمیمہ انجام آتھم" میں دونوں جگہ اپنے ۳۱۳ اصحاب میں شامل فرمایا۔ آپؓ حضورؑ کے دعوئ مسیحیت سے بہت پہلے سے حضورؑ کے معتقد تھے اور براہین احمدیہ پڑھتے ہی بیعت کی درخواست کرچکے تھے لیکن اُس وقت تک حضورؑ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا۔ آپؓ کے بارہ میں ایک مضمون ہفت روزہ "بدر" قادیان ۳۰ ستمبر ۹۹ء میں مکرم حکیم محمد دین صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت حکیم صاحبؓ کے ہاں حضرت اقدسؑ کی دعاؤں کے بعد ۲۲ جون ۱۸۸۸ء کو چھ بیٹیوں کے بعد بیٹا پیدا ہوا جن کا نام حضورؑ نے محمد عزیزالدین رکھا۔ آپؓ کو بھی حضور علیہ السلام نے "ضمیمہ انجام آتھم" میں ۳۱۳ خاص اصحاب میں شامل فرمایا ہے۔ آپؓ ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۶ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں زیر تعلیم بھی رہے۔ آپؓ کی شادی ۱۸۹۸ء میں ہوئی۔ آپ پانچویں حصہ کے موصی تھے۔

حضرت حکیم صاحبؓ نے ایک قصیدہ رقم کیا جس میں آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں آپؐ کا سلام حضرت مسیح موعودؑ کو پہنچایا۔

حضرت حکیم صاحبؓ تا زیست گورنمنٹ مڈل سکول کانگڑہ کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ میں آپؓ کے قصبہ میں سینکڑوں جانیں تلف ہوئیں، مکانات منہدم ہوئے اور سکول کی عمارت بھی محفوظ نہ رہی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اور سکول کے تمام طلبہ کو بالکل محفوظ رکھا۔

آپؓ نے نومبر ۱۹۰۵ء میں وفات پائی۔

ابن رُشد

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا اکتوبر ۹۹ء میں عظیم مسلمان مفکر ابن رشد کے بارہ میں مکرم طارق حیدر صاحب رقمطراز ہیں کہ ابو ولید محمد ابن احمد ابن محمد ابن رشد ۱۱۲۸ء (۵۲۰ہجری) میں سپین کے شہر قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اور دادا اپنے دور کے مشہور قاضی تھے اور خاندان علوم و فنون میں طاق سمجھا جاتا تھا۔ آپ نے مذہب، قانون، طب، ریاضی، فلکیات اور فلسفہ کے مضامین کی تعلیم حاصل کی اور ۲۷ سال کی عمر میں مراکش کی موحد عدالت کی خواہش پر اسلامی تعلیمات کے احیاء میں مدد کے سلسلہ میں مراکش چلے گئے۔ یہاں آپ نے خلیفہ ابو یعقوب کے طبیب ابن طفیل کی مدد سے ارسطو کے بعض نسخوں کا ترجمہ اور تفسیر کی۔ ۴۴ برس کی عمر میں آپ سپین کے شہر Seville کے قاضی مقرر ہوئے اور پھر آپ کا تبادلہ قرطبہ میں ہوگیا۔ پھر آپ کو مراکش میں خلیفہ کا طبیب مقرر کیا گیا۔

ابن رشد کی کتب کی تعداد ۷۸ تک بیان کی گئی ہے لیکن آپ کے شاگرد ابن الابر کے نزدیک آپکی ۶۷ کتب ہیں جن میں سے ۲۸ فلسفہ، ۵ مذہب، ۸ قانون، ۴ علم نجوم، ۲ صرف و نحو اور ۲۰ طب پر مشتمل ہیں۔ آپ کے نزدیک علم فلکیات خدا تعالیٰ کی وحدانیت تک پہنچنے کا آسان راستہ ہے۔

ابن رشد کی کتب کے کئی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ سورج کے نشانات کی دریافت کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے۔ آپ کی کتب فرانس کے علاوہ یورپ کی دیگر یونیورسٹیوں میں بھی لمبے عرصہ تک پڑھائی جاتی رہیں۔ میکسیکو یونیورسٹی میں تو ۱۸۳۱ء تک ابن رشد کو پڑھایا جاتا رہا۔

آپ کی وفات ۱۱۹۸ء میں ہوئی۔

محترم مولوی سید محمد حسین صاحب ذوقیؒ

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا اکتوبر ۹۹ء میں مکرم میر احمد صادق صاحب اپنے والد محترم مولوی سید محمد حسین صاحب ذوقی کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ دراز قامت اور نہایت وجیہہ شکل وصورت کے مالک تھے۔ لباس میں شیروانی، پاجامہ اور ترکی ٹوپی استعمال کرتے، ہاتھ میں قیمتی چھڑی رکھتے۔ قریباً بیس سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور ساری عمر دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ آخری وقت میں بچوں کو یہی نصیحت کی کہ احمدیت کی حفاظت کی خاطر جان بھی دینی پڑے تو دریغ نہیں کرنا اور اپنی ماں کی خدمت کرنا کہ اس میں اللہ اور اُس کے رسول کی خوشنودی ہے۔

آپ آغاز جوانی میں رنگین مزاج اور عیش و طرب کے دلدادہ تھے۔ مذہب سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ ایک دوست کی تیمارداری کو گئے تو وہاں ایک اور صاحب سے ملاقات ہوئی جن کے بارہ میں دوست نے ناگواری سے بتایا کہ یہ قادیانی ہیں...... یہ بھی کہا کہ فلاں حکیم بھی قادیانی ہیں لیکن میں اُن سے علاج اس لئے کرواتا ہوں کہ وہ مفت دوائیں دیتے ہیں۔ اور ایک رسالہ بھی دکھایا کہ یہ بھی انہوں نے دیا ہے۔ آپ نے رسالہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو دوست نے اُسے چھپاتے ہوئے کہا کہ اس سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ آپ کا اشتیاق بڑھا اور بڑی جدوجہد سے آخر کتاب لے کر گھر آگئے۔ رات کو پڑھنا شروع کیا۔ یہ "ایک چیلنج" نامی رسالہ تھا جسے محترم عبداللہ دین صاحب آف سکندرآباد نے لکھا تھا۔ جوں جوں آپ پڑھتے گئے، حقیقت آپ پر کھلتی گئی اور آخر دل نے فیصلہ کرلیا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ چنانچہ احمدی دوستوں سے ملاقات کی اور بیعت کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مزید تحقیق کرو لیکن آپ کو بیعت کی ایسی جلدی تھی کہ ایک ہفتہ کے اندر ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۲۸ ہجری کو حضرت مولوی میر محمد سعید صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت قبول کرنے کی درخواست کی۔ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے براہ راست بیعت لینے کی اجازت تھی۔

قبول احمدیت کے بعد آپ کو شدید ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑا۔ دو بیویوں کو یکے بعد دیگرے چھوڑنا پڑا۔ والدہ ایک پیر کے بہکانے پر گھر چھوڑ کر اپنے بھائی کے گھر چلی گئیں۔ تاہم آپ کے چھوٹے بھائی نے بھی احمدیت قبول کرلی اور کچھ عرصہ بعد والدہ نے ان کی نیکی کا مشاہدہ کیا تو انہوں نے بھی بیعت کرلی اور واپس گھر آگئیں۔ اس کے بعد آپ کی ایک اور شادی ہوئی۔ یہ شادی اتنی بابرکت ثابت ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے چودہ بچے عطا فرمائے جن میں سے دس نے لمبی عمریں پائیں۔ نیز مال و دولت کی فراوانی ہوئی۔ دوسری طرف غیر احمدی رشتہ دار جو متمول اور صاحب جائیداد تھے، قعر مذلت میں جاگرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتیازی نشان ہے۔

محترم مولوی صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ آپ نے شہر کے امراء اور سجادہ نشینوں کو فرداً فرداً احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ حیدرآباد تشریف لے گئے تو آپ کو اپنی دو نظمیں حضورؓ کی موجودگی میں سنانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ کو بہت سی علمی خدمات کی توفیق ملی۔ "شاہنامہ احمدیت" آپ کی ہی تصنیف ہے۔ حضرت عرفانیؓ نے آپ کو متعدد بار "فردوسی احمدیت" کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ آپ بڑے دعا گو، شب بیدار اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

09/10/2000 – 15/10/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 9th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.94, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.05 Liqa Ma'al Arab Rec.25.05.00 ®
02.10 Documentary: Wafeen-e-Nau ®
02.55 Urdu Class: Lesson No.460 Rec.20.02.99
04.20 Learning Chinese: Lesson No.186 ®
04.55 Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.01.10.00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.9
06.50 Dars ul Quran No. 25 Rec: 19.02.96
08.35 Liqa Ma'al Arab: Rec.25.05.00®
09.40 Urdu Class: Lesson No.460 Rec.20.02.99 ®
11.00 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.82
13.10 Rencontre Avec Les Francophones Rec.02.10.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.161
16.25 Children's Corner: Class No.95 Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Darsul Malfoozat
18.25 Urdu Class: Lesson No. 461 Rec: 24.02.99
19.40 Liqa Ma'al Arab: Rec: 14.12.94
Please note that MTA is repeating this series (Liqa) for the benefit of new viewers.
20.40 Turkish Programme: Various Items
21.00 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.02.10.00 ®
22.05 Islamic Teachings: Prog.No.5/ Part Two
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.161 ®
23.30 Learning Norwegian: Lesson No.82 ®

Tuesday 10th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: With Hazoor Class No.95 / Part 1®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.15
02.10 MTA Sports: Divisional Badminton Tournament Rabwah Vs Jangh
02.35 Urdu Class: Lesson No.461 Rec.24.02.99
04.05 Learning Norwegian: Lesson No.82 ®
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.02.10.99®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: With Hazoor
07.10 Pushto Programme: F/S Rec.30.04.99 With Pushto Translation
08.05 Islamic Teachings: Prog.No.5/Part 2 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Rec.14.12.94 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.461 Rec: 24.02.99 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.11
13.00 Bengali Mulaqat Rec: 03.10.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.132
16.15 Le Francais C'est Facile: Lesson No.11 ®
16.40 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.18
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.462 Rec: 26.02.99
19.35 Zinda Log: Shahadat Azam Ayyub Sb. Wahkent Rawalpindi.
21.00 Bengali Mulaqat Rec: 03.10.00 ®
22.00 Hamari Kaenat: Part 63 Produced by MTA Pakistan
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.132 ®
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.11

Wednesday 11th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
00.55 Liqa Ma'al Arab: Rec.20.12.94 ®
02.00 Bengali Mulaqat: Rec.03.10.00 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.462 Rec: 26.02.99
04.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.11 ®
04.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.132 ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
06.50 Swahili Programme: Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.00 Hamari Kaenat: No.63 ®
08.15 Zinda Log: Shahadat Azam Ayyub Sb ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Rec.20.12.94 ®
09.35 Urdu Class: Lesson No.462 Rec: 26.02.99 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.21
13.05 Atfal Mulaqat: Rec.04.10.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.133
16.15 Urdu Asbaaq: Lesson No.21
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.463 Rec.27.02.99
19.35 Liqaa Ma'al Arab: Rec:21.12.94
20.35 French Programme: "L' Eueil"
21.00 Atfal Mulaqat: Rec.04.10.00 ®
22.00 Handicraft Exhibition Part 1
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.133 ®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.21 ®

Thursday 12th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta
01.05 Liqaa Ma'al Arab: Rec.21.12.94 ®
02.05 Atfal Mulaqat: 04.10.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.463 ®
04.30 Urdu Asbaq: Lesson No.21 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.133 ®
06.05 Tilawat, News
06.45 Children's Corner: Guldasta ®
07.15 Sindhi Programme: F/S Rec.28.05.99
08.10 Handicraft Exhibition
08.30 Liqa Ma'al Arab: Rec.21.12.94
09.35 Urdu Class: Lesson No.463 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Turkish: Lesson No.5 ®
13.05 Liqaa Ma'al Arab Rec: 05.10.00
14.05 Bengali Service: F/Sermon Rec: 17.06.94 With Bangali Translation
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.162 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.10 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.17
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.464 Rec: 03.03.99
19.40 Liqaa Ma'al Arab Rec: 05.10.00 ®
20.40 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00 Tabarukaat: Speech by Maulana Abdul Maalik Sahib. J/S 1973
21.50 Quiz History of Ahmadiyyat No.58 Host: Abdul Sami Khan Sahib
22.25 Homeopathy Class: Rec.05.06.96 ®
23.30 Learning Turkish: Lesson No.5 ®

Friday 13th October 2000

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.30 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
00.50 Liqaa Ma'al Arab: Rec.05.10.00 ®
01.55 Tabarukaat: Speech by Maulana Abdul Maalik Sb. J/S 1973 ®
02.45 Urdu Class: Lesson No.464 Rec.03.03.99 ®
04.10 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.25 Learning Turkish: Lesson No.5 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.162 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.00 Quiz; History of Ahmadiyyat No.58 ®
07.35 Saraiky Programme: F/S Rec.24.12.99 With Siraiky Translation
08.30 Liqa Ma'al Arab: Rec.05.10.00 ®
09.30 Urdu Class: Lesson No.464 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: Live
14.0 Documentary: ' Sit – Khanjaraab
14.30 Majlis-e-Irfan: Rec.06.10.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.35 Friday Sermon: Rec.13.10.00 ®
16.35 Children's Corner: Class No.30, Part 1 Produced by MTA Canada
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.35 Urdu Class: Lesson No.465 Rec: 05.03.99
19.50 Liqa Ma'al Arab: Rec: 27.12.99
20.50 Belgium Programme. Various Items
21.25 Documentary: ' Sit – Khanjaraab'
21.55 Friday Sermon: Rec.13.10.00 ®
23.00 Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec.06.10.00 ®

Saturday 14th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class No.30, Part 1 ® Produced by MTA Canada Hosted by Sheikh Abdul Hadi Sahib
01.00 Liqa Ma'al Arab: Rec.27.12.94 ®
02.05 Friday Sermon: Rec.13.10.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.465 Rec.05.03.99®
04.20 Computers for Everyone: Part 69
05.00 Majlis-e-Irfan with Huzoor:Rec 06.10.00 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.30 Part 1 Presentation MTA Canada
07.25 MTA Mauritius: Medical Programmes
08.00 Weekly Preview
08.15 Documentary: Bharat Darshan Presentation of MTA Qadain
08.40 Liqa Ma'al Arab: Rec.27.12.94 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.465 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.48
13.10 German Mulaqat: Rec.07.10.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 05.11.99
15.40 Weekly Preview
16.00 Children's Class: With Huzoor Recorded in London: Rec.14.10.00
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.466
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.19
20.50 Weekly Preview
21.05 Arabic Programme: Various Items
21.35 Children's Class: Rec.14.10.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.35 Documentary: Bharat Darshan Presentation MTA Qadian
23.00 German Mulaqat: Rec.07.10.00

Sunday 15th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutabat-e-Iman
01.10 Liqa Ma'al Arab: Rec.28.12.94®
02.20 Canadian Horizons: Children's Class No.50
03.20 Urdu Class: Lesson No.466 Rec06.03.99 ®
04.40 Learning Danish: Lesson No.48 ®
05.10 Children's Class: With Hazoor ®
06.20 Tilawat, News,
06.55 Quiz Khutbat-e-Imam
07.20 German Mulaqat: 07.10.00®
08.20 Chinese Programme: Various Items
08.40 Liqa Ma'al Arab: Rec.28.12.94 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.466 ®
11.15 Indonesian Service: Various Programmes
12.25 Tilawat, News
13.00 Learning Chinese: Lesson No.187 With Usman Chou Sahib
13.25 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.08.10.00
14.30 Bengali Service: Various Programmes
15.30 Friday Sermon: Rec.13.10.00
16.30 Weekly Preview
16.45 Children's Class: No.945Final Part
17.10 German Service: Various Items
18.20 Tilawat,
18.30 Urdu Class: Lesson No.467
19.50 Liqa Ma'al Arab: Rec: 03.01.95
20.50 Weekly Preview
21.05 Dars ul Quran: Lesson No.26 Rec: 20.02.96
22.45 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.08.10.00 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 7 | Friday, October 6, 2000 | Issue No. 40

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

فتنہ دجال سے متعلق مہدیٔ اُمّت کا پر شوکت پیغام مسلمانان عالم کے نام

ایک مدت سے علماء ظواہر نہایت زور شور اور شدّومد سے یہ عقیدہ پھیلا رہے تھے کہ دجال ایک فرد واحد کا نام ہے جس کے اثرات ظہور مہدی سے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ لیکن مہدی امت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے قریباً ایک صدی پیشتر انکشاف فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرما کر کہ سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنے والے دجالی اثرات سے محفوظ رہیں گے کمال حکمت و فراست سے واضح طور پر نشان دہی فرمادی ہے کہ دجال سے مراد قوم نصاریٰ ہے جو نت نئی ایجادیں کر رہی ہے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۶ حاشیہ۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۲،۷۳ طبع اول)

اس نظریہ کی سر توڑ مخالفت کی گئی مگر آخر معاند و مخالف علماء کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے پیش فرمودہ علم کلام کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور ہونا پڑا جس کا تازہ ثبوت ڈاکٹر اسرار احمد صاحب "امیر تنظیم اسلامی پاکستان" کا "فتنہ دجال کی حقیقت" کے زیر عنوان نوٹ ہے جو روزنامہ "دن" لاہور (۲۱ مئی ۲۰۰۰ء) میں سپرد اشاعت ہوا ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ:

"آج دجالی تہذیب اور دجالی فتنے نے پوری دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیا ہے۔ دجالی فتنے کا تفصیلی ذکر احادیث میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کو اپنا معمول بنائے گا وہ دجالی فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

فتنہ مسیح دجال کیا ہے؟ سورہ کہف کے مضامین کا فتنہ دجال سے کیا رابطہ ہے، تعلق ہے؟ یہ سمجھنے سے پہلے کچھ بنیادی باتیں ذہن نشین کر لیجئے۔ قرآن مجید میں دجل کے مادے سے کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا لیکن یہ عربی کا اتنا عام لفظ ہے کہ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ دجل کے معنی ہیں فریب اور وسوسہ، کسی شے کی حقیقت کو چھپا کر اس پر کوئی پردہ ڈال دینا دجل ہے۔

ابوداؤد کی روایت ہے کہ خدا کی قسم کوئی شخص اس (دجال) کے پاس آئے گا اور وہ سمجھے گا کہ میں مومن ہوں لیکن اس کے دل میں ایسے ایسے شبہات پیدا ہو جائیں گے کہ پھر وہ دجال کا پیروکار بن جائے گا اور فتنے کا آخری مظہر یہ ہوگا کہ اس کی پیروی کے لئے عورتیں باہر آ جائیں گی حتی کہ کیفیت یہ ہو جائے گی کہ ایک بندہ مومن اپنی عزیز خواتین کو باندھ باندھ کر رکھے گا کہ کہیں وہ دجال کے فتنے کا شکار نہ ہو جائیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی بھی ہوگا اور آگ بھی۔ وہ چیز جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں آگ ہوگی جو جلاوے گی اور لوگ جسے آگ سمجھیں گے دراصل وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ پس تم میں سے جس شخص کا بھی دجال سے سابقہ پیش آئے تو اسے اس شے کی طرف جانا چاہئے جو آگ نظر آ رہی ہے، وہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوگا۔

آج جنیٹک انجینئرنگ، کلوننگ اور سرجری اتنی آگے چلی گئی ہے کہ نئے قسم کے انسان پیدا ہو جائیں گے۔ انسان کے اعضاء کی پیوند کاری اور کٹے ہوئے اعضاء کو دوبارہ جوڑ دینا اب عام سی بات ہے۔ آج اگر کوئی شخص ایک جگہ تقریر کرے تو وہ پوری دنیا میں سنی ہی نہیں ٹی وی پر دیکھی بھی جا سکتی ہے۔ جیٹ طیاروں کے باعث فاصلے معدوم ہو کر رہ گئے ہیں۔ عرب کے ریگستانوں کو گلستان بنا دیا گیا ہے۔ اس بے خدا ترقی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ دنیا کی ظاہری چمک دمک بڑھ گئی ہے اور دنیا کی دلربائی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ آج مطلوب و مقصود دنیا بن کر رہ گئی ہے، حقائق دب گئے ہیں، شیطان کے ایجنٹ یہودی دنیا کو ایک عالمی نظام کی طرف لے کر جا رہے ہیں تاکہ پوری دنیا کے انسانوں کو اپنا غلام بنا سکیں۔ ایک منصوبے کے تحت ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے ذریعہ پوری دنیا کی تجارت ایک مرکز سے کنٹرول کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ حتی کہ (Trips) نامی معاہدے کے ذریعہ پھلوں، فصلوں وغیرہ کے بیج پر بھی ان کا کنٹرول ہوگا۔ اب امریکہ نے جی ایم (enetically Modified فوڈ) یا بیج تیار کر لئے ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں صرف اس کے تیار کردہ بیج استعمال کئے جائیں۔ انگریزی محاورے "Cast their shadows before Coming events" کے مصداق دجال اکبر کے آنے سے پہلے ہی دجالی تہذیب کے علمبردار رزق پر کنٹرول حاصل کر لینا چاہتے ہیں۔ اسی طرح عورت کو دجالی فتنے میں جکڑنے کے لئے آزادیٔ نسواں (Women Lib) کے نعرہ کے ذریعے بے حیائی اور فحاشی کو عالمگیر بنایا جا رہا ہے تاکہ خاندانی نظام کی بیخ کنی کی جا سکے اور انسان حیوانی سطح پر پورے طور پر ان کا غلام بن جائے"۔

(روزنامہ دن لاہور ۲۱ مئی ۲۰۰۰ء)

رسول خدا ﷺ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فتنہ دجال کے قلع قمع کے لئے ظہور مہدی و مسیح کی خبر دی تھی جس کی تفصیلات سے کتب احادیث بھری پڑی ہیں۔ مگر نام نہاد "تنظیم اسلامی" کے خود ساختہ امیر نے اپنے مضمون میں شہنشاہ رسالت ﷺ کے اس بیان فرمودہ آسمانی علاج کی طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ اس قلبی شقاوت اور بے ادبی اور گستاخی پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔

مہدیٔ امت حضرت مسیح موعودؑ نے فروری ۱۸۹۳ء میں فتنہ دجال سے متعلق مسلمانان عالم کو ایک پر شوکت پیغام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بھائیو! تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور خوب سوچ لو کہ وقت آ گیا اور بیرونی اور اندرونی فتنے انتہا کو پہنچ گئے۔ اگر تم ان تمام فتنوں کو ایک پلۂ میزان میں رکھو اور دوسرے پلہ کے لئے تمام حدیثوں اور سارے قرآن کریم میں تلاش کرو تو ان کے برابر کیا ان کا ہزارم حصہ بھی وہ فتنے قرآن اور حدیث کی رو سے ثابت نہیں ہونگے۔ پس وہ کونسا فساد کا زمانہ اور کس بڑے دجال کا وقت ہے جو اس زمانہ کے بعد آئے گا اور فتنہ اندازی کی رو سے اس سے بدتر ہوگا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ ان فتنوں سے بڑھ کر قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ایسے اور فتنوں کا پتہ ملتا ہے جس کا اب نام و نشان نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم ان فتنوں کی نظیر تلاش کرنے کے لئے کوشش کرو یہاں تک کہ اس کوشش میں مر بھی جاؤ تب بھی قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوگا کہ کبھی کسی زمانہ میں ان موجودہ فتنوں سے بڑھ کر کوئی اور فتنے بھی آنے والے ہیں۔

صاحبو! یہاں وہ دجالیتیں پھیل رہی ہیں جو تمہارے فرضی دجال کے باپ کو بھی یاد نہیں ہونگی۔ یہ کارروائیاں خلق اللہ کے اغوا کے لئے ہزارہا پہلو سے جاری کی گئی ہیں جن کے لکھنے کے لئے بھی ایک دفتر چاہئے اور ان مخالفین کو کامیابی بھی ایسی اعلیٰ درجہ کی ہوئی ہے کہ دلوں کو ہلا دیا ہے اور ان کے مکروں نے عام طور پر دلوں پر سخت اثر ڈالا ہے اور ان کی طبعی اور فلسفہ نے ایسی شوخی اور بیباکی کا تخم پھیلا دیا ہے کہ گویا ہر ایک شخص اس کے فلسفہ دانوں میں سے اَنَاالرَّب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ پس جاگو اور اٹھو اور دیکھو کہ یہ کیسا وقت آ گیا اور سوچو کہ یہ موجودہ خیالات توحید محض کے کس قدر مخالف ہیں۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانے والا بڑا بیوقوف کہلاتا ہے اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کُل الوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں آ جاوے۔ ہم ہی جب چاہیں وباؤں کو دور کر دیں، موتوں کو ٹال دیں اور جب چاہیں بارش برساویں، کھیتی اگا لیں اور کوئی چیز ہمارے قبضۂ قدرت سے باہر نہ ہو۔ سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے۔ ان آفتوں نے اسلام کے دونوں بازوؤں پر تبر رکھ دیا ہے۔ اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو! اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا۔ اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمت الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے"۔ (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۲ تا ۵۴)

کون ہے جو اس حقیقت کو جھٹلا سکے کہ آج دنیا کی سطح پر جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو اپنے امام برحق کی قیادت و سیادت میں فتنۂ دجال کے خلاف عالمی جہاد میں سرگرم عمل ہے۔

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ
خون کی اس راہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے زور آزما
احمدی کی روح ایمانی تو دیکھ

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔